قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

# الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 25 دسمبر 2021ء | 20 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 25 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد: 3 | شمارہ: 307

## ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ ﴿۳۳﴾

(الحج: 33)

ترجمہ: جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس (کے اس فعل) کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

## فرمان خلیفہ وقت

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ حضرت مسیح موعودؑ نے خدائی منشاء کے مطابق شروع کیا تھا تا کہ آپؑ کے ماننے والے ایک خاص ماحول میں چند دن گزار کر علمی اور روحانی ترقی کی طرف لے جانے والے خطابات سن کر اپنی دینی علمی اور روحانی حالت کو سنوارنے والے بنیں۔ اس لیے یہ دن انتہائی برکت کے دن ہیں اور جب ہم خالصتاً اللہ تعالیٰ کے مسیح کے جاری کردہ روحانی پروگرام میں شمولیت کے ارادے سے یہاں آئیں گے تو یقیناً ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی طرف بھی مائل ہوں گے۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 307)

اس شمارہ میں

- سرد راتوں میں ردائے آرزو اوڑھے ہوئے (منظوم)
- صحبتِ صالحین کے رموز اور اس کی جدید اقسام
- تاریخ جلسہ ہائے سالانہ آسٹریلیا
- کیتھولک اسکول میں تبلیغ احمدیت

## فرمانِ رسول ﷺ

حدیثِ قدسی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا: جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(ماخوذ از مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الذکر)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

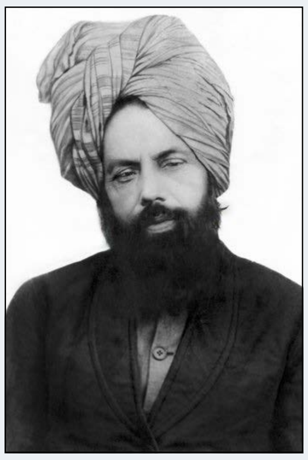

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں کیلئے خاص دعا فرمائی۔

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطاء فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342 ایڈیشن 1989ء)

## دربارِ خلافت

# دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعایت رکھیں۔ لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔ چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔ بعض دفعہ شکایت آجاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہو گا کہ بعض لفٹ دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ تو مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کے بارے میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔ محبت خلوص ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔ یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔ جو مہمان آرہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔ بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کرسکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔ کھانا کھاتے وقت بھی بعض باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض دفعہ ضیاع ہو جاتا ہے۔ اب اس دفعہ انہوں نے کچھ انتظام بدلا ہے۔ کیونکہ پہلے ہی پیکنگ کر کے دے رہے ہیں اور میں نے دیکھا ہے اتنی مقدار ہے کہ امید ہے ضائع نہیں ہو گی عموماً ایک آدمی اتنا کھا ہی لیتا ہے لیکن بعض کو بعض چیزیں نہ کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ یہاں اگر آلو نہیں بھی پسند تب بھی مجبوراً کھالیں اور ضائع نہ کریں کیونکہ پھر یہاں ڈمپ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

• بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

• حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لئے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر رہی ہوتی ہے۔ قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو اس سے بچنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لئے جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں، عزیزوں رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔ گو کہ یہی کہا جاتا ہے کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دور سے آرہے ہوتے ہیں خرچ کر کے آرہے ہوتے ہیں اور پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ دوبارہ موقع مل سکے یا نہ مل سکے تو زیادہ ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ اگر اپنے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں تو ان کو خوشی سے ٹھہرا لینے میں حرج نہیں ہے۔ اور بعض طبیعتیں بڑی حساس ہوتی ہیں ایسے مہمانوں کو مذاقاً بھی احساس نہیں دلانا چاہئے جو مالی لحاظ سے ذرا کم ہوں یا قریبی عزیز ہوں کہ تین دن ہو گئے اور مہمان نوازی ختم ہو گئی۔ اس طرح اس سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔ اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو

بقیہ صفحہ 10 پر

## سرد راتوں میں ردائے آرزو اوڑھے ہوئے

سرد راتوں میں ردائے آرزو اوڑھے ہوئے
سر برہنہ، دل شکستہ، جام کو توڑے ہوئے

اب دیے جلتے کہاں ہیں مندروں میں یاد کے
کاش وہ آ کر کہیں لو آج ہم تیرے ہوئے

کچھ خدا خوفی کرو اہلِ وطن پر ’دوستو!‘
اب کھڑا بھگوان بھی یوں ہاتھ ہے جوڑے ہوئے

کوئی تو ہاتھوں میں لے انسانیت کا یہ علَم
کاش لوٹ آئیں سبھی، ایمان سے دوڑے ہوئے

بے گناہوں کے لہو کا کون دے گا اب حساب
خطۂ ارضِ وطن پر قتل جو میرے ہوئے

اور کیا بیّن نشاں ہو گا تمہارے واسطے
اب تو مدت ہو گئی ہے مائدہ کھاتے ہوئے

اب خلافت ہی مقدر ہے تمہارا ’دوستو!‘
کیا بھلا جی پاؤ گے؟ اس فیض کو چھوڑے ہوئے

کب کے مٹ جاتے ہم اپنے آپ سے لڑتے ہوئے
گر نہ ہوتی یہ خلافت یوں ہمیں جوڑے ہوئے

دست بستہ اب درِ مولیٰ پہ ہوں میں ملتجی
ہوں خلافت کا یہ سایہ ہم سبھی اوڑھے ہوئے

صفوان احمد ملک۔ جرمنی

اداریہ

# صحبتِ صالحین کے رموز اور اس کی جدید اقسام

## الفضل آن لائن بھی صحبتِ صالحین کا ایک ذریعہ ہے

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایک تحریر۔جلسہ بھی صحبت صالحین کا ایک ذریعہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی تدفین کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے درج ذیل حوالہ پڑھا جس کو ’’صلحاء کے پہلو میں دفن ہونا بھی ایک نعمت ہے‘‘ کا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’عجیب موثر نظارہ ہو گا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی۔ یہ بہت ہی خوب ہے جو پسند کریں وہ پہلے سے بندو بست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دُور نہ ہوں۔ ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے اور اصل تو یہ ہے وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ۔ مگر اس میں یہ کیا لطیف نکتہ ہے کہ بای ارض تدفن نہیں لکھا۔صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایثار سے کام لے کر وہ جگہ ان کو دے دی تو فرمایا مابقی ھَمٌّ بعد ذالک یعنی اس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 286 ایڈیشن 1984ء)

اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی کسی نیک بندے کی صحبت اختیار کرنا صحبت صالحین کی طرح ہے۔تو رواں زندگی میں نیک بزرگوں اور صلحاء کے پاس بیٹھ کر فیض حاصل کرنا کتنا ضروری اور سود مند ہے۔ اب جبکہ دنیا Global Village بلکہ گلوبل ڈرائنگ روم کی صورت اختیار کر چکی ہے اور نیک، پرہیز گار، متقی اور صلحاء کی باتیں آڈیو، وڈیو اور تصاویر کی شکل میں موبائل فونز کے ذریعہ ہمارے پاس آموجود ہوتی ہیں تو انٹرنیٹ اور مواصلاتی سیاروں کے یہ ذرائع بھی صحبت صالحین کے زمرے میں آتے ہیں، یہ کہنا بھی عین حقیقت ہے کہ آج کے جدید ترین دور میں صحبت صالحین حاصل کرنے کے جو ذرائع ہمیں اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں وہ اس سے پہلے اتنے سہل اور آسان نہ تھے۔ جیسے قرآن کریم، اس کے تراجم و تفاسیر، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال یعنی احادیث اور اعمال یعنی سنتِ رسول اور بزرگانِ سلف کی سیرت و سوانح کے علاوہ آج کے دور کے حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تقریبات، مجالس اور قادیان کی خوش قسمت گلیوں اور محلوں میں چہل قدمی کے دوران کلمات طیبات، ملفوظات، ضخیم اور پُر معارف نکات اور دقیق علوم پر مبنی کتب کا سیٹ روحانی خزائن، عزیزوں اور قریبی احباب کو رقم کئے ہوئے مکتوبات اور خطوط نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی وحی و الہام، رؤیا و کشوف اور سچی پیش خبریوں پر مشتمل اشتہارات کی صورت میں علموں بھرا خزانہ ہماری تعلیم و تربیت کرنے کے لئے نیک صحبت کے طور پر چھوڑا۔ آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے پانچوں خلفاء کے خطبات، خطابات اور کتب اپنے ورثہ میں ہماری روحانی حیات کو سنوارنے کے لئے چھوڑی ہیں۔ بالخصوص ہمارے موجودہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں Live خطابات و خطبات، ورچوئل ملاقاتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ ہم سنتے، دیکھتے، محظوظ ہوتے ہیں اور روحانی غذا کے طور پر ہم اسے اپنے دل و دماغ کا حصہ بناتے ہیں تو یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ خداوند کریم کا احسانِ عظیم اس صدی کا انقلابی جماعتی میڈیئم یعنی ایم ٹی اے صحبت صالحین کا ایک اہم ذریعہ آج کے دور میں بن کر سامنے آیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں روزنامہ الفضل آن لائن کے ذریعہ یہ انتشارِ روحانی ہو رہا ہے یعنی علمی، اخلاقی، دینی، تربیتی اور معلوماتی فیض بانٹا جا رہا ہے اور لاکھوں احباب و خواتین اس سے روزانہ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہ بھی آج کے دور میں صحبت صالحین ہی ہے۔ جسے احباب جماعت اور قارئین آج کی جدید اور انوکھی ’’تربیت گاہ‘‘ کا نام دے رہے ہیں۔ صالحین کی صحبت کا فیض بانٹنے والی ایسی بیٹھک سے موسوم کر رہے ہیں جہاں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں سن کر ہر کس و ناقص اپنی جھولیاں بھر کر گھر کو لوٹ رہا ہے پھر اپنے امام سے خطوط کے ذریعہ رابطہ رکھنا بھی صحبت صالحین کا اہم ذریعہ ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ خط لکھنا نصف ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔

ابھی آج مورخہ 4 نومبر 2021ء کو ایڈیٹر کی ڈاک میں پیارے حضور کا 22 اکتوبر 2021ء کا ایم ٹی اے کا معروف اور ہر دلعزیز پروگرام This week with Hazoor ٹرانسکرائب اور کمپوز ہو کر خاکسار کے پاس آیا ہے۔جس میں کینیڈا سے ایک نوجوان واقفِ نو نے جب حضور سے کوئی سوال عرض کیا تو حضور نے فرمایا: ’’آپ ہی ہیں جو کچھ عرصے سے مجھے خط لکھ رہے ہیں جس میں بعض سوالات ہوتے ہیں۔‘‘ اسے صحبت صالحین نہ کہیں تو کس نام سے یاد کریں؟ اس طرح کے سینکڑوں واقعات ہماری تابناک تاریخ میں موجود ہیں کہ ہمارے خلفاء نے خطوط کے ذریعہ احباب کو پہچانا اور ہزاروں لاکھوں میں یاد رکھا۔ہمیں بھی صحبت صالحین کے اس بہت فائدہ مند ذریعہ کو اپنانے اور اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے خطوط تحریر کرتے رہنا چاہئے۔

صحبت صالحین پر خاکسار کے بہت سے آرٹیکلز نوکِ قلم کے ذریعے پرنٹڈ (printed) قرطاس پر اور آن لائن صفحات پر آ چکے ہیں لیکن آج خاکسار اس مضمون کو مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم اور پاکیزہ ارشادات سے مزیّن کرے گا۔ آپؑ نے ایک جگہ اچھی اور بری صحبت کی بہت عمدہ مثال یوں دی ہے کہ ایک مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور گندگی اور بیماری پھیلاتی ہے جبکہ ایک دوسری مکھی جو شہد کی مکھی کہلاتی ہے وہ پھولوں پر بیٹھتی ہے اور ایک ایسی خوراک تیار کرتی ہے جو شہد کہلاتا ہے اور شفاء للناس ہے۔ ہیں دونوں Bees مگر اپنی اپنی صحبت سے وہ کیا مہیا کرتی ہیں۔

### صحابہؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

آپؑ فرماتے ہیں: ’’صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے۔ اُن کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہونی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 351)

آپؑ فرماتے ہیں: ’’دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات۔ جیسے ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صحابہؓ کی جماعت تھی، اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شدائد و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے، ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سِرّ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا، جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دنیا اور اس کی ہر چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 140 ایڈیشن 2016ء)

### درخت سے تعلق رکھنے والی شاخ ہی زندہ رہتی ہے

آپؑ فرماتے ہیں: ’’آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخمریزی کی طرح ہے۔ چاہیئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 37-38 ایڈیشن 1984ء)

### صحبت صالحین کے لئے مرکز آنا

فرمایا: ’’ہمیں بہت افسوس ہے کہ بعض لوگ کچے ہی آتے ہیں اور کچے ہی چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن کا فرض ہے کہ یہاں آ کر چند روز رہیں اور اپنے شبہات پیش کر کے پختگی حاصل کریں تو پھر ان سے دوسرے مخالف اور عیسائی ایسے بھاگیں گے جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 283-284 ایڈیشن 2016ء)

* آپؑ مقربین کی درگاہ میں بیٹھنے والوں کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

’’یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے مقرب کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالیٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

*ایک انگریز نے ایک دفعہ حضورؑ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں۔حضورؑ نے فرمایا کہ ’’ہمیں اس سے دنیا داری کی بو آتی ہے۔ اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہاں (قادیان) آ کر رہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

### صحبت صالحین ایک کیمیا ہے

آپؑ نے ایک دفعہ کسی بزرگ کا فارسی شعر کسی جگہ پڑھا۔ جو یہ ہے

ہر کہ روشن شُد دل وجان ودرُوں از حضرتش
کیمیا باشد بسر برون دمے در صحبتش

یعنی جس کے جان و دل اور باطن خدا کے حضور سے روشن کئے گئے ہیں ان کی صحبت میں ایک لحہ گزارنا بھی کیمیا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 485 ایڈیشن 2016ء)

### اصلاحِ نفس اور صحبت صالحین

آپؑ فرماتے ہیں: ’’وہ عظیم الشان ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ

انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں خود جنہوں نے اس سے سن لیا ہے کہ وہ ایک قادر مطلق اور عالم الغیب تمام صفات کاملہ سے موصوف خدا ہے۔

ابتداء میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو اس کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل ان کی طرف کھینچی جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے جو کچھ گرد و غبار دل پر بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں ان کو دور کر کے اسے جلا دینا چاہتی ہے تا اس میں یقین کی قوت پیدا ہو جیسے جب کبھی کسی آدمی کو مسہل دیا جاتا ہے تو دست آور دوائی پیٹ میں جا کر ایک گڑ گڑاہٹ سی پیدا کر دیتی ہے اور تمام مواد ردّیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہیں اسی طرح پر صادق ان ظنیات کو دور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقاد صحیحہ کی معرفت کرانی چاہتا ہے اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن آخر سچائی غالب آجاتی ہے اور باطل پرستی کی قوتیں مر جاتی ہیں اور حق پرستی کی قوتیں نشو و نما پانے لگتی ہیں۔ پس میں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوتِ یقین کو پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ ان نشانات سے نشو نما پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 365-366 ایڈیشن 2016ء)

* ’’سنو! انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا، جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کر لے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس لانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک وہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو تو اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کرسکتا ہو خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کر دے کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے لیکن جب تک کمزوری ہے وہ خطرناک حالت میں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136 ایڈیشن 2016ء)

* ’’وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچا لیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی کتابوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے، لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو۔ بہت سے اسرار اور امور ہیں جو مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ اگر میں ان کو بیان کروں تو خاص آدمیوں کے سوا جو صحبت میں رہتے ہیں باقی حیران رہ جائیں۔

پس ان لوگوں کو دیکھ کر حیرت اور رونا آتا ہے جو کسی صادق کی پاک صحبت میں نہیں رہے۔ ان لوگوں کو جو ذاتیات پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ کوئی ایک اعتراض تو دکھائیں جو پہلے کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو اعتراض آریوں نے کئے ہیں کیا وہ ان اعتراضوں سے جو مجھ پر ہوئے بڑھے ہوئے نہیں ہیں؟ حضرت مسیح پر یہودیوں نے جس قدر اعتراض کیے ہیں یا آریوں نے کئے ہیں۔ وہ دیکھو کس قدر ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر جس قدر الزام لگائے جاتے ہیں ان کا شمار تو کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 137-138 ایڈیشن 2016ء)

## سفید کپڑا اور صحبت

فرمایا: ’’کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119) بھی اسی واسطے فرمایا گیا ہے۔ سادھ سنگت بھی ایک ضرب المثل ہے۔ پس یہ ضروری بات ہے کہ انسان باوجود علم کے اور باوجود قوت و شوکت کے امام کے پاس ایک سادہ لوح کی طرح پڑا رہے تا اس پر عمدہ رنگت آوے۔ سفید کپڑا اچھا رنگا جاتا ہے اور جس میں اپنی خودی اور علم کا پہلے سے کوئی میل کچیل ہوتا ہے اس پر عمدہ رنگ نہیں چڑھتا۔ صادق کی معیت میں انسان کی عقدہ کشائی ہوتی ہے اور اسے نشانات دئے جاتے ہیں جن سے اس کا جسم منور اور روح تازہ ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 262-263 ایڈیشن 2016ء)

آپؑ فرماتے ہیں۔

’’صادقوں کی صحبت میں رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو۔ طاقت رکھتا ہو، لیکن صحبت میں رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے ہیں اور اسے علم حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے طور سے حاصل نہیں ہوتا۔‘‘

(البدر جلد 2 نمبر 8 مورخہ 13 مارچ 1903ء صفحہ 59)

## عادتوں کے کیڑے

پھر فرمایا۔ ’’زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایک دن جانے کا ہے معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے۔ اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119)۔ پس اگر آپ چند روز یہاں ٹھہر جاویں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے؟ اس طرح ہر ایک بات کا موقعہ آپ کو مل جائے گا دنیا کے کام تو یونہی چلے چلتے ہیں۔ اور کبھی ختم نہیں ہوتے۔

کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے۔ ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے۔ آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کیے کہ ہم نے گھر پہنچ کر بنایا تو کچھ نہیں اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 263 ایڈیشن 2016ء)

## برف کے تودوں پر چل کر

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہو گی تو اس اُمّت میں سے مسیح موعود پیدا ہو گا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چل کر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے۔ پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنے گا جو کوئی نشان ظاہر ہو اسے سوچے گا۔ آگے ہی زندگی کا کون سا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہیں رہا۔ آپ نفس پر جبر کر کے ٹھہریئے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو وہ سناتے رہیے۔ اَن پڑھ اور اُمّی لوگ جو آتے ہیں ان کی باتیں اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنایئے یہ ہم نہیں کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو۔ ہدایت تو امر ربّی ہے۔ کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 263-264 ایڈیشن 2016ء)

## نیک اعمال کے لئے صحبت

فرمایا: ’’خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمالِ نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 266 ایڈیشن 2016ء)

## مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

آپؑ فرماتے ہیں: ’’جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزت دیتا اور خود اُن کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے من کان لِلّٰہ کان اللّٰہ لہٗ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 356)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات بطور نمونہ از دیاد ایمان کے لئے اس کالم میں خاکسار نے رکھے ہیں۔ یہ موضوع بہت اہم اور بابرکت ہے۔ کسی نے صحبت کے مضمون کو گلاب اور دیگر پھولوں سے تشبیہ دی ہے کہ جہاں پھولوں کی کیاریاں ہوں وہاں سے آنے والی ہوائیں بھی خوشبو دار ہو جاتی ہیں اور فضا مہک جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گلاب کی پتیاں جس زمین پر گرتی ہیں وہ زمین بھی گلاب کی خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔

پنجابی کے معروف صوفی شاعر میاں محمد بخش (مصنف منظوم مجموعہ کلام: سیف الملوک) نے کیا خوب کہا ہے

چنگے بندے دی صحبت یار وجیویں دکان عطاراں
سودا پاویں مول نہ لیّے ھُلے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یار وجیویں دکان لوہاراں
کپڑے پاویں کُنج کُنج بیٹھیے چنکاں آن ہزاراں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو کیا ہی نفیس اور پُر حکمت انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ’’ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے تو فائدہ اٹھا جائے گا (یہ ذکر الٰہی کی محافل ہیں) اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبودار دھواں تنگ کرے گا۔‘‘

(مسلم کتاب البر و الصلۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں صلحاء اور نیک بزرگوں کی صحبت بالخصوص خلیفۃ المسیح کی پاکیزہ صحبت یعنی ارشادات و نصائح کو سننے اور ان پر بھرپور عمل کرنے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(ابو سعید)

ملک عمران احمد۔ نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت آسٹریلیا

# مختصر تاریخ جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا

## قسط نمبر 2 (آخر)

## جلسہ سالانہ 2008ء

جماعت آسٹریلیا کا تئیسواں جلسہ سالانہ 21، 22 اور 23 مارچ کو مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 1047 تھی۔ جلسہ کے پہلے سیشن کی صدارت مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب، نائب امیر جماعت آسٹریلیا نے کی۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے اس جلسہ کا سٹیج اور موضوع ”خلافت“ تھا۔ اس جلسہ میں مختصر سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی، نظامِ وصیت کی اہمیت، اسلام میں زکوٰۃ کا نظام اور اس کی اہمیت، بیعت کی حقیقت، خدمتِ انسانیت، اسلام میں خلافت کا تصور، مختصر سوانح حضرت مسیح موعودؑ، حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسول ﷺ وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی اور اپنے خطاب میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

## جلسہ سالانہ 2009ء

جماعت آسٹریلیا کا چوبیسواں جلسہ سالانہ 10، 11 اور 12 اپریل کو مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 1649 تھی۔ اس جلسہ میں آنحضور ﷺ کا غیرمسلموں سے حسنِ سلوک، خلافت سے تعلق کی اہمیت، اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ ایم۔ٹی۔اے، اللہ تعالیٰ کی خلافت سے مدد و

نصرت، نظامِ خلافت، جماعتِ احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے ہونے والے مظالم اسکی صداقت کا نشان ہیں وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں مکرم احمد منیب تسمیہ صاحب (سیکرٹری تبلیغ، سولومن آئی لینڈز)، مکرم ابوبکر گھمنگا صاحب (سیرالیون) اور مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب (یو۔ایس۔اے) بھی شامل ہوئے اور آخری سیشن میں مختصر تقاریر کیں۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے دورانِ سال مطالعہ کتب، مضمون نویسی اور دیگر مقابلہ جات منعقد ہوئے ان کے ایوارڈز بھی جلسہ سالانہ کے آخری سیشن میں دیے گئے۔ اختتامی اجلاس میں محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، ایم۔ٹی۔اے باقاعدگی سے دیکھنے اور خصوصیت کے ساتھ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کو سننے کی طرف توجہ دلائی۔ اپنے خطاب میں محترم امیر صاحب نے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا (فیس بک وغیرہ) کے نقصانات کی طرف نشاندہی کی اور والدین کو خصوصیت سے بچوں کی تربیت سے متعلق ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

## جلسہ سالانہ 2010ء

جماعت آسٹریلیا کا پچیسواں جلسہ سالانہ 2، 3 اور 4 اپریل کو مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں 1621 احبابِ جماعت آسٹریلیا اور 18 مہمان شامل ہوئے۔ اس جلسہ کا موضوع ”قیامِ نماز“ تھا۔ اس کے علاوہ جلسہ میں آنحضور ﷺ بطور شفیق باپ، تحریک وقفِ نو اور ہماری ذمہ داریاں، اسلام میں تعلیم کی اہمیت، قرآنِ کریم کی پاکیزہ تعلیم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مالی قربانیاں اور اسلامی پردہ وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب (نائب امیر جماعت آسٹریلیا) نے کی اور حضورِ انور کی خواہشات کے مطابق اپنی عبادات کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

## جلسہ سالانہ 2011ء

جماعت آسٹریلیا کا چھبیسواں جلسہ سالانہ 22، 23 اور 24 اپریل کو مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں 1806 احباب جماعت آسٹریلیا کے علاوہ جرمنی، پاکستان، فجی، امریکہ، برطانیہ، انڈیا

اور نیوزی لینڈ سے بھی مہمان شامل ہوئے جبکہ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 40 تھی۔ جلسہ کے افتتاحی سیشن کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی اور اپنے خطاب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احبابِ جماعت آسٹریلیا کے لیے جلسہ کے موقع پر بھجوایا گیا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس جلسہ میں خوشگوار عائلی زندگی، خلافت کے ذریعہ قیامِ امن، نمازِ وسطیٰ کی اہمیت، تحریک وقفِ نو، شہادت کا مقام، انٹرنیٹ اور دیگر نئی ٹیکنالوجیز کے چیلنجز وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ناصر کاہلوں صاحب (نائب امیر جماعت آسٹریلیا) نے کی۔ اپنے خطاب میں آپ نے مساجد کی اہمیت اور آسٹریلیا میں مساجد کی تعمیر کے متعلق تحریک کی۔

## جلسہ سالانہ 2012ء

جماعت آسٹریلیا کا ستائیسواں جلسہ سالانہ 6، 7 اور 8 اپریل کو مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 1800 تھی۔ جلسہ کے افتتاحی سیشن کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی اور جلسہ سالانہ سے وابستہ برکات اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو جلسہ کے ایام میں کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس جلسہ میں ہستی باری تعالیٰ، جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن، قیامِ امن، حضرت مسیح موعودؑ کی خدمتِ انسانیت، تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، تعلیم کی اہمیت اور آسٹریلیا میں تعلیم کے مواقع، نظامِ وصیت، رزقِ حلال عین عبادت ہے اور آخری زمانہ کے مسائل اور مسیح کی جماعت کی ذمہ داریاں وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ آسٹریلیا اور جلسہ سالانہ 2013ء

سال 2013ء جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں غیرمعمولی حیثیت رکھتا ہے یہ وہ سال ہے جب ایک بار پھر خلیفۂ وقت کے مبارک قدم اس زمین پر پڑے۔ اپنے دورہ کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اٹھائیسویں جلسہ سالانہ آسٹریلیا سے خطاب فرمایا۔ جماعت آسٹریلیا کی تاریخ میں اب تک یہ سب بڑا جلسہ ہے جس میں 4037 احباب جماعت آسٹریلیا اور برطانیہ، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برما، کینیڈا، فجی، سنگاپور، ڈنمارک، پاپوانیو گنی، برونائی، جرمنی، گھانا، انڈیا، جاپان، ملائیشیا، ماریشس، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، سیرالیون، سالومن آئی لینڈز، تنزانیہ، امریکہ اور وانوآٹو سے آنے والے مہمان شامل ہوئے۔ جلسہ سے ایک روز قبل 3 اکتوبر بروز جمعرات کو حضورِ انور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا اور کارکنان سے خطاب فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے روز، حضورِ انور نے پرچم کشائی فرمائی۔ حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور نے دنیا کے کونہ کونہ میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے فرمایا ”حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے، صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لیے یہ جلسوں

کے انعقاد جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہے کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے‘‘

جلسہ کے دوسرے روز حضورِ انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا جس میں

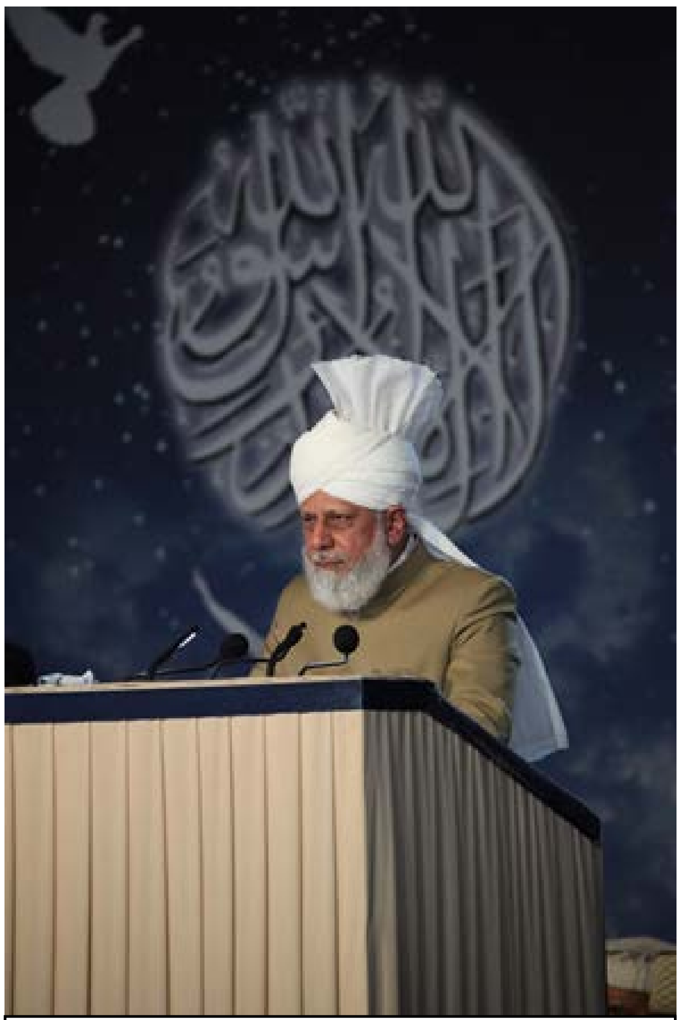

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء سے خطاب فرمارہے ہیں

حضورِ انور نے خصوصیت کے ساتھ تقویٰ پر قدم مارنے کی تلقین فرمائی اور اس مغربی معاشرے کے اثر سے بچنے اور رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر رکھنے کی نصیحت فرمائی۔

جلسہ کے تیسرے روز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں احبابِ جماعت کو اطاعت کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ’’۔۔۔۔پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حوالہ سے توجہ دلائی جائے تو ایک حقیقی مومن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تمہارا ردِعمل یہ ہو گا، جب تمہارا جواب یہ ہو گا تو سمجھ لو کہ تمہیں تمہارا مقصد حاصل ہو گیا۔ اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا۔‘‘ اپنے خطاب میں حضورِ انور نے خصوصیت کے ساتھ آیتِ استخلاف کے حوالہ سے اطاعتِ خلافت کی طرف توجہ دلائی اور ایم۔ٹی۔اے سے وابستہ برکات کا ذکر کیا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ ایم

حاضرین جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء کا ایک منظر۔
جماعت آسٹریلیا کی تاریخ میں اب تک یہ سب سے بڑا جلسہ سالانہ ہے

ٹی۔اے کے ذریعہ ساری دنیا سے سعید روحوں کو اکٹھا کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں لانے کے سامان پیدا کر رہا ہے اور خود ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس ضمن میں حضورِ انور نے مختلف واقعات کا ذکر فرمایا۔

اپنے دورہ کے دوران حضورِ انور نے سڈنی کے علاوہ میلبورن اور برسبن کی جماعتوں کے دورہ جات بھی کیے۔ میلبورن میں حضورِ انور نے مسجد بیت السلام اور برسبن میں مسجد مسرور کا افتتاح کیا جبکہ سڈنی میں حضورِ انور نے صد سالہ خلافت جوبلی ہال کا افتتاح فرمایا۔ سڈنی، میلبورن اور برسبن میں حضورِ انور کے اعزاز میں عشائیہ کا انتظام کیا گیا جن میں وفاقی، صوبائی اور لوکل ممبرانِ پارلیمنٹ اور ان کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ سڈنی میں حضورِ انور نے مسرور گیسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت جماعت، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی مجالس عاملہ سے ملاقات کی اور زرّیں ہدایات سے نوازا۔

ممبران نیشنل مجلس عاملہ جماعت آسٹریلیا، حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

## جلسہ سالانہ 2014ء

جماعت آسٹریلیا کا انتیسواں جلسہ سالانہ 18، 19 اور 20 اپریل کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 1842 تھی۔ 2014ء میں مسجد بیت الہدیٰ کی تعمیر کے پچیس سال پورا ہونے پر، اس جلسہ کا موضوع ’’مساجد کی اہمیت اور مسجد بیت الہدیٰ کی سلور جوبلی‘‘ کے حوالہ سے رکھا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں مکرم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی امیر و مشنری انچارج نے احبابِ جماعت کو تعلق باللہ، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے، حقوق العباد ادا کرنے، نیک کام کرنے، نومبائعین اور دیگر ممالک سے نئے آنے والے افراد جماعت سے حسنِ سلوک کرنے اور مساجد کی تعمیر اور ان کو آباد کرنے کے بارہ میں ہدایات فرمائیں۔ محترم محمود احمد شاہد صاحب کا یہ آخری جلسہ اور احبابِ جماعت آسٹریلیا سے آخری خطاب تھا، آپ اس جلسہ کے کچھ دن بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## جلسہ سالانہ 2015ء

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے تیسرے امیر و مشنری انچارج مکرم انعام الحق کوثر صاحب اکتوبر 2014ء میں آسٹریلیا تشریف لائے۔ آپ کی زیر نگرانی آسٹریلیا کا تیسواں جلسہ سالانہ 25، 26 اور 27 دسمبر کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 2056 تھی۔ اس جلسہ میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت کینیڈا شامل ہوئے۔ جلسہ کے موقع پر آسٹریلیا کے وزیر اعظم، نیو ساؤتھ ویلز کے پریمیئر اور بلیک ٹاؤن کونسل کے میئر کے علاوہ دیگر کئی وزراء ممبرانِ پارلیمنٹ اور مختلف مذہبی و دیگر تنظیموں نے

جلسہ کی مبارکباد بھجوائی اور جلسہ کے کامیاب انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار کیا جبکہ آسٹریلیا میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر مسز نائلہ چوہان صاحبہ اور دیگر کئی مہمان جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے احبابِ جماعت کو خصوصاً پنجوقتہ نماز کا التزام کرنے، اپنی عباداتوں کے معیار بلند کرنے، خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق اور ایم۔ٹی۔اے کو باقاعدگی سے دیکھنے کی تلقین کی۔ اس جلسہ کا سٹیج اور موضوع ’’آنحضور ﷺ بطور رحمۃ اللعالمین‘‘ تھا۔ اس جلسہ میں معرفتِ الٰہی بذریعہ قبولیتِ دعا، آنحضور ﷺ بطور رحمۃ اللعالمین، خلافت۔ امن کا ذریعہ، مخالفت کی آندھیوں میں جماعتِ احمدیہ کی ترقیات، حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ خدمتِ اسلام، نظامِ وصیت۔ نظامِ نو، ذکرِ الٰہی۔

مکرم انعام الحق کوثر صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت آسٹریلیا جلسہ سالانہ 2015ء کے اختتامی اجلاس کے موقع پر احبابِ جماعت سے خطاب کر رہے ہیں

اطمینانِ قلب کا ذریعہ، ذکرِ حبیب وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کے دوسرے روز مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے ’’مغربی معاشرے میں نوجوانوں کو درپیش مسائل اور ان کا حل‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس جلسہ کے متعلق آسٹریلیا کے دو نیشنل ٹی وی چینلز SBS اور Channel 7 نے نیوز نشر کیں۔

## جلسہ سالانہ 2016ء

جماعت آسٹریلیا کا اکتیسواں جلسہ سالانہ 28، 29 اور 30 دسمبر کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 1983 تھی جس میں 138 غیر از جماعت مہمان اور نو ممالک سے 36 احمدی مہمان شامل تھے۔ اس جلسہ میں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت امریکہ بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔ جلسہ کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت احبابِ جماعت آسٹریلیا کے لیے خصوصی پیغام بھجوایا جو مندرجہ ذیل ہے:

### پیغام حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز برموقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2016ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ سب اپنے جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ 28,29,30 دسمبر میں شامل ہو رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام احباب کو اس بابرکت جلسہ سے وابستہ بے شمار برکتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ میری خواہش اور دعا ہے کہ تمام احبابِ جماعت اپنی اصلاح کی طرف

توجہ دیں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرتے ہوئے اسلام کا مثالی نمونہ بن جائیں۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرنا اس لئے ضروری ہے کہ آپ خود یہ فیصلہ کر سکیں کہ بنی نوع انسان کے ساتھ معاملات میں آپ کو اپنا رویہ کیسے بہتر بنانا ہے اور اس میں کیا تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ وہ معیار حاصل کرنے کے لئے جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے کی تھی یہ ضروری ہے کہ آپکے اقوال اور افعال اس رنگ میں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہوں کہ وہ تقویٰ پر قائم ہوں اور اسلام کی اعلیٰ اقدار کی عکاسی کرنے والے ہوں۔ اس دور میں یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کریں اور جو کچھ آپ جلسہ کے دوران سیکھتے ہیں ان پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اور غیر معمولی روحانی ترقیات حاصل کریں۔ پس میں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کریں اور اس کی عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیں۔ قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اس زندگی کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے قرب کا حصول ہے اور بہترین عبادت جو قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے وہ نماز ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی پنجوقتہ نماز بروقت باجماعت ادا کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو اے وہ تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو“

مزید برآں میں آپ کی توجہ اپنے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو میں نے مختلف اوقات میں محاسبہ نفس اور اپنی اصلاح کے متعلق دیئے ہیں آپ مسلسل اپنی اصلاح کیلئے کوشش کرتے رہیں۔ تا کہ نہ صرف زبان سے اسلام کا اقرار ہو بلکہ آپ کا عمل دیگر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے ایک مثالی نمونہ بن جائے۔ جب آپ اپنی موجودہ حالت پر غور کریں تو اس بات کا تجزیہ کریں کیا آپ اپنی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق گزار رہے ہیں۔ پس آپ سب کے لئے ضروری ہے کہ اپنی معاشرتی زندگی میں آپ شائستگی اور نیکی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے معاملات طے کریں۔ آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ آپ کے اردگرد کے لوگ آپ کے اخلاق سے متاثر ہوں اور آپ معاشرے کے منفی اثرات کا شکار نہ ہوں بلکہ آپکا تاثر یہی رہے کہ آپ اسلامی تعلیمات اور روایات پر عمل پیرا ہیں۔ میں آپ کو تبلیغ کے متعلق بھی آپ کی ذمہ داری کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہے اور آپ نے اپنے ذاتی کردار اور عمل سے خوبصورت نمونہ قائم کرنا ہے جو کہ تبلیغی کوششوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپکے عمل قرآنِ کریم، آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ہیں تو آپ کے یہ عمل بذاتِ خود ہی آسٹریلیا کے لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔ جلسہ سالانہ اس مقصد کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میں آپ کو یہ بھی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے زمانہ کے امام کو پہچانا اور اسے قبول کیا ہے اس لئے آپ اس عہد بیعت کے ساتھ چمٹے رہیں جو آپ نے امامِ وقت کے ہاتھ پر کیا ہے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ (حضرت مسیح موعودؑ) کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ آپکو نظامِ خلافت سے نوازا ہے جو گذشتہ 108 برس سے قائم ہے۔ میں کئی مواقع پر آپ کو عہد بیعت اور نظامِ خلافت سے اطاعت کے متعلق یاد دہانی کرواچکا ہوں کہ آپ کو دس شرائط بیعت کی ہر شرط پر عمل کرنا ہے۔ پس میری آپ کو یہی تلقین ہے کہ نظامِ خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ آج اسلام کی نشاتِ ثانیہ صرف نظامِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس مقدس نظام کی بالا دستی کے لئے کوشش کرتے رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافتِ احمدیہ کے بابرکت نظام کی راہنمائی اور حفاظت کے حصار میں رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ قریبی تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتا ہوں اس لئے میرے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات باقاعدگی سے سنیں، انہیں سمجھیں اور میری نصائح اور راہنمائی پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اور آپ کا خاندان جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ MTA دیکھا کریں تا آپ اسلام کی خوبیوں اور احمدیت کی سچائی کے متعلق اپنا علم بڑھانے والے ہوں جس کے نتیجہ میں آپ کے ایمان میں بھی ترقی ہوگی۔

جلسہ کے تمام شاملین جو آسٹریلیا کے مختلف حصوں اور دیگر ممالک سے تشریف لائے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص متضرعانہ دعاؤں کے وارث ہیں جو انہوں نے شاملین جلسہ کے لئے کیں۔

”اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اے خدا اے ذوالمجد ولعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین“

(اشتہار 7دسمبر 1891ء)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دردمندانہ دعائیں آپ سب کے حق میں قبول ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور بابرکت بنائے اور اللہ کرے ایمان اور تقویٰ کی ایک نئی روح کے ساتھ آگے بڑھیں اور جماعت اور اسلام احمدیت اور بنی نوع انسان کی ایک نئی روحانی قوت کے ساتھ خدمت کریں۔“

اس جلسہ میں ہمارا خدا۔ بہت پیارا خدا، تعلق باللہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد، میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، عائلی زندگی کے بارہ میں قرآنی تعلیمات، خلافت۔ خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ، دورِ حاضر میں دعوتِ الی اللہ کے ذرائع، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا رزق میں فراوانی کا موجب ہے، احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب، صحابہ کا حضرت مسیح موعودؑ سے عشق وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نے جلسہ کے مختلف سیشنز میں مغربی معاشرے میں بچوں کی تربیّت، بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اسلام احمدیت کا پیغامِ امن موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

## جلسہ سالانہ 2018ء

2017ء میں جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوا لہٰذا جماعت آسٹریلیا کا بتیسواں جلسہ سالانہ 30، 31 مارچ اور یکم اپریل کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 3320 تھی جس میں 110 غیر از جماعت مہمان اور اٹھارہ ممالک سے 105 احمدی مہمان شامل تھے۔ جس میں محترم امیر صاحب انڈونیشیا کے ہمراہ احباب و خواتین کا ایک بڑا وفد شامل تھا جبکہ محترم عین الیقین صاحب مشنری انچارج جماعت ملائیشیا بھی ایک وفد کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں توحید باری تعالیٰ، سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق، حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ قیامِ امن، خلافت دنیا کے امن کی ضامن، شہدائے احمدیت، ایم ٹی اے اک فضلِ الٰہی، صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں، جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر خدمات، اطاعت، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کا موضوع ”اسلام سلامتی کا گھر ہے“ اور حضرت مسیح موعودؑ کا شعر ”اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے“ تھا۔

مکرم انعام الحق کوثر صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت آسٹریلیا جلسہ سالانہ 2018ء کے اختتامی اجلاس کے موقع پر احباب جماعت سے خطاب کر رہے ہیں

## جلسہ سالانہ 2019ء

جماعت آسٹریلیا کا تینتیسواں جلسہ سالانہ 19، 20 اور 21 اپریل کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 3459 تھی جس میں 141 غیر از جماعت مہمان اور تیرہ ممالک سے 88 احمدی مہمان بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں مکرم ابراہیم نونن صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت آئرلینڈ بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں اتقو اللہ، آنحضور ﷺ کا شوقِ عبادت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبتِ الٰہی، ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے، شادی بیاہ کے معاملات میں تقویٰ کو مدِ نظر رکھیں، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت، ہماری تعلیم (حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رو سے) اسلام امن اور سلامتی کا مذہب، خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو، وقفِ زندگی۔ اہمیت اور برکات، قربِ الٰہی کے ذرائع اور ذاتی تجربات وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

2020ء میں COVID-19 کی وجہ سے جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہو سکا۔

الحمد للہ، جلسہ سالانہ آسٹریلیا ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے۔ ابتداء میں جلسہ سالانہ آسٹریلیا دسمبر میں ہوا کرتا تھا اور افرادِ جماعت دسمبر کی چھٹیوں میں اپنی فیملیز کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لیے تشریف لاتے اور جلسہ کے علاوہ بڑھ چڑھ کر مسجد بیت الہدیٰ کی تعمیر کے لیے وقارِ عمل میں حصہ لیتے۔ رہائش کے لیے میدان میں ٹینٹ لگائے جاتے۔ بعد ازاں مسجد بیت

جلسہ سالانہ 2019ء

جلسہ سالانہ 2019ء کے موقع پر لگائی گئی نمائش اور بک سٹال کا ایک منظر

الھدیٰ کی تعمیر کے بعد جلسہ سالانہ مسجد کے دونوں ہالز میں منعقد کیا جاتا جبکہ ہال سے ملحق کمروں میں مہمانوں کے طعام کا بندوبست ہوتا تھا۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیشِ نظر مسجد بیت الھدیٰ سے ملحق ’’صد سالہ خلافت جوبلی ہال‘‘ تعمیر کیا گیا جو لجنہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ جماعت کی تعداد اب اتنی بڑھ گئی ہے کہ جلسہ سالانہ کے لیے مسجد کے احاطہ میں بڑی مارکی لگائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نمائش، بک سٹال اور بازار وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ 2019ء کے موقع پر لگائی گئی نمائش اور بک سٹال کا ایک منظر

## افسرانِ جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ و خدمتِ خلق

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہر گذرتے سال کے ساتھ جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے انتظامات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جارہے ہیں اور اس حوالے سے مختلف نظامتیں اور کارکنان کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے پہلے جلسہ سالانہ کے افسر جلسہ مکرم مظفر احمدی صاحب تھے۔ 1991ء سے لیکر 2002ء تک مکرم فرہاد جان صاحب بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت بجالاتے رہے۔ 2003ء سے 2014ء تک مکرم سرور شاہ صاحب کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت کی توفیق ملی جبکہ 2015ء سے مکرم فیروز علی شاہ صاحب اس خدمت پر مامور ہیں۔ 1990ء کی دہائی کے آغاز میں مکرم ظہور رسول بٹ صاحب اور بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب ناظم سٹیج کے فرائض سرانجام دیتے رہے جن کے ذمہ جلسہ گاہ کا انتظام بھی تھا۔ 1999ء میں باقاعدہ افسر جلسہ گاہ کا تقرر ہوا، مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب کو 1999ء سے لے کر 2014ء تک بطور افسر جلسہ گاہ خدمت کی توفیق ملی۔ 2015ء میں مکرم عبد النور آفتاب صاحب افسر جلسہ گاہ مقرر ہوئے جبکہ 2016ء سے مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ اس خدمت پر مامور ہیں۔ مکرم امجد حبیب خان صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا۔ 2004ء تا 2008ء)، مکرم رانا اعجاز احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا۔ 2008ء تا 2014ء) اور مکرم وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا۔ 2014ء تا حال) کو بطور افسر خدمتِ خلق، خدمت کی توفیق ملی۔

## غیر از جماعت مہمانوں کی جلسہ سالانہ میں شرکت اور پیغامات

1985ء میں منعقد ہونے والے آسٹریلیا کے دوسرے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی دفعہ ایک سیشن خاص طور پر غیر از جماعت مہمانوں کے لیے مختص کیا گیا اور اس وقت سے یہی روایت چلی آرہی ہے کہ ہر جلسہ سالانہ میں خصوصاً ایک سیشن غیر از جماعت مہمانوں کے لیے رکھا جاتا ہے۔ جس میں فیڈرل اور سٹیٹ منسٹرز، دیگر ممبرز آف پارلیمنٹ، میئر، کونسلرز، مذہبی رہنماء، سکول اور یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلباء، الغرض ہر طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوتے ہیں اور اظہار خیال بھی کرتے ہیں۔ اپنے تاثرات میں یہ مہمان جماعت احمدیہ کی عالمگیر امن کے قیام اور اسلام کی سچی اور حقیقی تصویر پیش کرنے کی کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور اکثر ایسے مہمان اپنے اپنے دائرہ کار میں جماعت احمدیہ کے جلسہ اور مساعی کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ Hon. Amanda Fazio, President of the Legislative Council نے نیوساؤتھ ویلز پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران جلسہ سالانہ 2011 اور 2012ء کا ذکر کرتے ہوئے کہا

“The Ahmadiyya Muslim Association of Australia will hold its 28th Annual National Convention, Jalsa Salana, between 6 and 8 April 2012 at its Mosque in Marsden Park. The primary purpose of the convention is to enable every sincere individual to personally experience religious beliefs, enhance their knowledge and attain nearness to God. The Association has the belief of “Love for All – Hatred for None” and the “Jalsa Salana”, which was attended by 3,000 people in 2011, was the winner of Blacktown Council’s Community Event of the Year in the 2012 Australia Day Awards. This House commends the Ahmadiyya Muslim Association Australia for its ongoing commitment to harmony and religious understanding and tolerance.”

اسی طرح وزیر اعظم آسٹریلیا اور دیگر کئی شخصیات اپنے پیغامات بھجواتے رہتے ہیں۔ ذیل میں مختلف وقتوں میں موصول ہونے والے چند پیغامات میں سے کچھ حصہ درج ہے۔

وزیر اعظم آسٹریلیا The Hon. John Howard جلسہ سالانہ 2004ء کے موقع پر اپنے پیغام میں لکھتے ہیں:

“Occasions such as these provide an opportunity for the Ahmadiyya community to come together to promote peace and harmony through Religious, Cultural and Social Events.”

وزیر اعظم آسٹریلیا The Hon. Kevin Rudd جلسہ سالانہ 2011ء کے موقع پر اپنے پیغام میں لکھتے ہیں:

“The Ahmadiyya Muslim Association Australia plays a commendable role in promoting diversity and cultural understanding and delivering support to both Muslim and non-Muslim communities throughout Australia. Efforts such as these are a welcome and important element in maintain a strong and cohesive society.”

وزیر اعظم آسٹریلیا The Hon. Malcolm Turnbull جلسہ سالانہ 2015ء کے موقع پر اپنے پیغام میں لکھتے ہیں:

“The Ahmadiyya Muslim community is committed to preserving the values which underpin our open, peaceful society and I commend them for their efforts”.

### بہترین پروگرام کا اعزاز

جلسہ سالانہ 2011ء کو بلیک ٹاؤن کونسل میں سال کے بہترین ایونٹ کا اعزاز دیا گیا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار Rouse Hill Times نے اپنی اشاعت مورخہ 15 فروری 2012ء میں لکھا:

“Winning the Blacktown Council’s Community Event of the Year for its annual Jalsa Salana is another feather in the cap of Ahmadiyya Muslim Association Australia (AMAA). These quite achievers have done a lot in helping residents learn about the Islamic values and cultures while being active in their many community programs. The Jalsa Salana (annual gathering) is held over three days usually during April at the Bait-ul-Huda in Marsden Park. It has grown from a small event in 1983 to a gathering of more than 3,000 people in 2011.”

## میڈیا

جلسہ سالانہ جماعت آسٹریلیا کا سب سے بڑا سالانہ پروگرام ہے چنانچہ اس حوالہ سے باقاعدگی کے ساتھ میڈیا میں خبریں شائع ہوتی ہیں جن میں اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن نیوز اور سوشل میڈیا شامل ہیں ان ذرائع کے ذریعہ سے آسٹریلیا کے لاکھوں افراد تک یہ پیغام پہنچتا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی امن کے فروغ اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو پھیلانے کے لیے تین دن کے لیے اکٹھی ہو رہی ہے اور جس کا ماٹو ”Love for All,Hatred for None“ ہے۔

بقیہ صفحہ 10 پر

فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن لائبیریا

# کیتھولک اسکول میں تبلیغ احمدیت

مؤرخہ 25 نومبر بروز جمعرات خاکسار کو St. Monica Catholic School Bopolu کے پرنسپل Fr. Anthony Toe کی طرف سے ماہانہ سٹاف میٹنگ میں شمولیت کی دعوت دی گئی جس کا مقصد اسلام کے مختلف فرقوں اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروانا تھا۔

یہاں عموماً فرقہ بندی نہیں پائی جاتی اور مساجد ہر ایک کلمہ گو کے لئے کھلی ہیں۔ مسیحی حضرات کی زیادہ تر واقفیت سنی اور شیعہ مسلمان فرقوں سے ہی ہے جبکہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی نمایاں پہچان رکھتی ہے۔ اسی کے پیشِ نظر خاکسار کو بھی انہیں تین فرقوں پر روشنی ڈالنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں امت کے مختلف فرقوں میں بٹ جانے کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے شیعہ سنی مسلمانوں میں بنیادی اختلاف کی وجہ ان کے سامنے رکھی۔ چونکہ مغربی افریقہ میں زیادہ تر مسلمان مالکی مسلک پر عمل پیرا ہیں لہذا سامعین کی دلچسپی کے لئے مسالک اربع کے نام، پیروکاروں کی تعداد اور ان کا مسکن بتانا ضروری سمجھا۔

موجودہ زمانہ میں چند شدت پسند گرہوں کے غلط اعمال کی وجہ سے جہاں مغربی ممالک میں اسلام کی پاکیزہ تعلیم پر اعتراضات کئے جاتے ہیں وہاں افریقہ بھی اس تاثر سے خالی نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ہی مسلمانوں کے زوال کا نقشہ کھینچا۔ پھر ایک مصلح کی آمد کی بشارت کا ذکر کیا جو اسلام کا از سرنو احیاء کرے گا اور اس مصلح کو بھی مسیح کے نام سے ملقب گیا ہے لیکن وہ مسیح ناصری نہیں بلکہ مسیح محمدی ہوگا کیونکہ قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا واضح اعلان کرتا ہے جبکہ اناجیل بھی مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے لئے ایک اور وجود کی خبر دیتی ہیں جیسا کہ یہودی حضرت الیاس علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس مسئلہ کا حل حضرت یحیٰ علیہ السلام کی آمد کی صورت میں بتادیا ہے کہ جب بھی کسی کی دوبارہ آمد کا ذکر ہو تو اس سے مراد اس کی صفات اور خوبیاں لئے کسی اور وجود کا آنا ہوتا ہے۔

لہذا جماعت احمدیہ اس بات پر مکمل ایمان رکھتی ہے کہ بائیبل، قرآن کریم اور بانیٔ اسلام کے ارشادات کی روشنی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے کل مذاہب عالم کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے جبکہ دیگر تمام مذاہب اپنے اپنے مصلح کے انتظار میں ہیں اور یہی ہمارا بنیادی فرق ہے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف، ان کی آمد کا مقصد، جہاد کی ممانعت، اسلام کی پرامن تعلیم کے پرچار کے لئے ان کی علمی کارناموں سے آگاہ کیا اور دنیا کو امن، بھائی چارے سے بھرنے اور دوسرے مذاہب کا احترام کرنے کے حوالہ سے ان کی تعلیمات کا ذکر کیا اور انھوں نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی کہ اسلام کو تلوار سے نہیں بلکہ قلم کے جہاد سے پھیلاؤ اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے گزارو۔

آج بھی جماعت احمدیہ ان کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے اور خلافت احمدیہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک روحانی امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود کی صورت میں عطا کیا ہے جن کے زیر سایہ آج جماعت احمدیہ 213 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ خدمت اسلام کرتے ہوئے نہ صرف مساجد کی تعمیر اور قرآن کریم کی اشاعت میں مصروف ہے وہاں خدمتِ انسانیت کے میدان میں ہاسپٹلز، سکولز، ویکیشنل سنٹرز، ماڈل ویلجیز کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے بھی اپنا کردار ادا کررہی ہے۔

بعدازاں سوال جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں اسلاموفوبیا، جہاد، بین المذاہب شادی، پردہ اور جماعت احمدیہ کے دیگر عقائد اور مخالفت کی وجہ جیسے مسائل زیر بحث آئے۔ جہاد کے متعلق پائے جانے والے غلط تاثرات کے ضمن میں خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں جہاد کے التواء کا اعلان فرمادیا تھا اور ایسا ان کے ذریعہ سے ہی ممکن تھا کیونکہ ایک تو اسلام کی حقیقی تعلیم محبت اور امن سے بھری پڑی ہے جسے انھوں نے دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور دوسری بات یہ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات لے کر آئے تھے اس لئے بھی انھوں دنیا کو محبت کی ہی تعلیم دی۔ جماعت احمدیہ مذہب کے نام پر دہشت گردی کی مکمل مذمت کرتی ہے اور مذہب اور ریاست کے معاملات کو الگ سمجھتی ہے۔

اس موقع پر Fr. Anthony Toe کو قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔جس پر انھوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ انھوں نے خاکسار کی طرف دی گئی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب

World Crisis and the pathway to Peace اور دیگر کتب کو Facebook پر بھی شیئر کیا ہے اور دلچسپی رکھنے والے احباب کو دعوت مطالعہ پیش کی ہے۔

میٹنگ کے اختتام پر تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر شکراً کہا۔ اس میٹنگ میں 15 سٹاف ممبرز شامل تھے اور اس کا کل دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ رہا۔

ذیل میں چند شاملین کے تاثرات بھی درج کئے جارہے ہیں۔

Mr.Bokai نے اپنے تاثرات کا اظہار کچھ یوں کیا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہمیں اسلام کا پیغام سننا اچھا لگا اور اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ آپ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ہمیں ان کا نہیں بتاتے۔ حالانکہ میری والدہ مسلمان ہیں لیکن ان سے بھی ایسا نہیں سنا۔ اگر بچپن سے ہی ہمیں اسلام کے متعلق اس طرح بتایا جاتا تو آج ہم بھی مسلمان ہوتے۔

Mr. David کا کہنا تھا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے خدمتِ انسانیت کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات نے بہت متاثر کیا ہے۔ مزید یہ کہ جس طرح آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور ان کی آمد کے متعلق بتایا ہے دوسرے مسلمان ان کا ذکر نہیں کرتے شاید اسی وجہ سے وہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

Mr.Cooper نے بتایا کہ مجھے اسلام میں پردہ کی فلاسفی کا سن کر بہت اچھا لگا کہ اس کا مقصد عورت کو تکلیف دینا نہیں بلکہ اسے بری نظروں سے بچانا ہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی بیوی ربقہ نے بھی اپنے چہرہ پر نقاب کیا تھا۔

Mr.James Smith نے بیان کیا کہ آپ کے لیکچر سے مجھے یہ پیغام ملا ہے کہ اسلام اور مسیحیت کی تعلیمات میں یکسانیت پائی جاتی ہے جیسا کہ محبت، پیار، ہمدردی، بھائی چارہ وغیرہ۔ اسلام برداشت کا درس دیتا ہے اور شدت پسندی کے خلاف ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ آتے رہیں اور اسلام احمدیت کے متعلق مزید ہمارے علم میں اضافہ کریں۔

قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے Bopolu کا مختصراً تعارف بھی پیش خدمت ہے۔ لائبیریا کو 15 کاؤنٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور Bopolu,City Gbarpolu County میں واقع ہے اور اس کا دارالحکومت بھی ہے یہ ملکی دارالحکومت Monrovia سے 100 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اس صوبہ میں سونے اور ہیرے کی کئی کانیں موجود ہیں۔ مقامی احباب کے مطابق لائبیریا میں سب سے پہلے اسلام کا آغاز Bopolu سے ہی ہوا تھا جبکہ اب مسیحیت کا اثر زیادہ ہے۔ 27 فروری 2020ء میں یہاں پہلی دفعہ باقاعدہ احمدیہ مسلم مشن کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے 10 جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کے ایمان و اخلاص میں برکت عطا کرے اور احمدیت کے ذریعہ سے پھر اسلام کی شان و شوکت کا بول بالا ہو۔ آمین

احمد بلال مغل۔ مبلغ سلسلہ مالی

# سکاسو ریجن مالی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آلِ محمدؐ است
(اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1884ء)

میری جان اور دل محمد ﷺ کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک نبی اکرم ﷺ کی آل کے کوچہ پر قربان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جماعت احمدیہ پر بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے متبعین کے دلوں میں آنحضرت ﷺ سے محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی اور اسی محبت کے اظہار کی خاطر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں سارا سال آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے بیان کی خاطر جلسہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 27 نومبر 2021ء کو جماعت احمدیہ مالی کو احمدیہ مشن ہاؤس سکاسو میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح 10 بجے مکرم موسیٰ سیبے صاحب لوکل مشنری نے تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ کیا۔ جس کے بعد قصیدہ پڑھا گیا۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ادریس کولیبالی صاحب لوکل مشنری نے آنحضور ﷺ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے عنوان پر کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم محمد لامین کوناتے صاحب معلم سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ کے عنوان پر کی۔ اس بابرکت جلسہ کی تیسری تقریر مکرم عمر معاذ کولیبالی صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضور

ﷺ کا تعلق باللہ کے عنوان پر کی۔ ان تقاریر کے بعد مختلف معزز مہمانان کرام نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم مولانا ظفر احمد بٹ صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ مالی نے اختتامی خطاب اور دعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تمام شاملین کے لئے کھانے کا انتظام تھا جس کے بعد ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔

الحمدُللہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے نہایت کامیاب رہا جس میں سکاسو ریجن کی مختلف جماعتوں سے کُل 393 مرد وزن نے شرکت کی۔ بڑی تعداد میں زیر تبلیغ احباب بھی تشریف لائے تھے۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کے ایمان واخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو جلسہ کی برکات اور مقاصد سے بھر پور حصہ پانے کی توفیق دے۔ آمین

---

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے آپ ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا رہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بنا پہ، گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہماری حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تا کہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تا کہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آ جائے۔ قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں ٹینٹ میں اجتماع کی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپؑ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

(خطبہ جمعہ 30 جولائی 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

---

بقیہ: تاریخ جلسہ ہائے سالانہ آسٹریلیا...... از صفحہ 8

## جلسہ سالانہ ویسٹرن آسٹریلیا

آسٹریلیا ایک وسیع و عریض ملک ہے جہاں مختلف شہر ایک دوسرے سے سینکڑوں کلومیٹر دور ہیں۔ احباب جماعت کی اکثریت سڈنی میں مقیم ہے جبکہ میلبورن، ایڈیلیڈ، برسبن، پرتھ، تسمانیہ، ڈارون اور کینبرا وغیرہ میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ پرتھ شہر، سڈنی سے تقریباً چار ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ چنانچہ جماعت پرتھ (ویسٹرن آسٹریلیا) اور ڈارون کے لیے 2017ء میں پہلا جلسہ سالانہ ویسٹرن آسٹریلیا منعقد کیا گیا اور تب سے یہ سلسلہ الحمد للہ جاری ہے۔

## حرفِ آخر

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ کا لگایا ہوا وہ سرسبز درخت ہے جس کی شاخیں آج ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا بھی اسی درخت کی ایک سرسبز شاخ ہے جو ہر سال پہلے سے زیادہ ہری بھری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ وہ جلسہ سالانہ جو 1984ء میں خشک زمین پر ٹین کے ایک شیڈ کے اندر منعقد ہوا، جس میں 78 مخلصین نے حصہ لیا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آج وہی جلسہ ایک لحاظ سے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس میں آسٹریلیا کے علاوہ، نیوزی لینڈ، ملائشیا، انڈونیشیا، سولومن آئی لینڈز، فجی و دیگر کئی ممالک سے احباب جماعت شامل ہوتے ہیں۔ ممبرز آف پارلیمنٹ اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معززین باقاعدگی کے ساتھ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شامل ہوتے اور جماعت کی مساعی کا تحسین آمیز الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ میڈیا میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے خبریں شائع ہوتی ہیں۔

اللہ کرے کہ ساری دنیا میں جلسہ سالانہ کا یہ سلسلہ اسی طرح چلتا اور پھولتا رہے اور آنحضور ﷺ کی ایک حدیث کے مطابق، ہم ان روحانی چراگاہوں سے اپنی روحانی بھوک اور پیاس مٹاتے رہیں اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی اِن بابرکت جلسوں کے لیے کی گئی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین

جمیل احمد بٹ

# قائداعظم اور جماعت احمدیہ

قائداعظم ایک سچے، دیانتدار، محنتی، قانون پسند اور مخلص انسان تھے۔ انہوں نے مسلمانان ہند کی کامیاب قیادت کی اور آئینی طریق پر ان کے لئے ایک آزاد اور اس وقت مسلمانوں کے سب سے بڑے ملک کا قیام ممکن بنایا۔ اس جدو جہد میں مسلمان عوام ان کے ساتھ تھے۔ گو ہندوستان کی بیشتر مسلم تنظیمیں اور گروپ ازقسم علمائے دیوبند، جمیعت علمائے ہند، جماعت اسلامی، مجلس احرار، خاکسار تحریک ان کے بھرپور مخالف رہے۔ صرف جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت تھی جو اس تحریک میں شامل اور دامے، درمے، سخنے تحریک پاکستان کی مددگار رہی اسی لئے قائد اعظم اور احمدیوں کے مابین ہمیشہ خوشگوار تعلقات رہے۔ حضرت امام جماعت قائد اعظم کے معترف رہے، آپ اور قائد اعظم کی باہم کئی ملاقاتیں ہوئیں، خط و کتابت رہی، اہم معاملات میں حضرت صاحب نے قائد اعظم کو صائب مشورے دیئے اور گراں قدر عملی مدد کی۔ دوسری طرف قائد اعظم نے بھی احمدیوں سے روابط رکھے، ان کی حمایت کی، احمدیوں کی مدد کو الم نشرح کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے درخواست کی، ایک مشہور احمدی کی برملا تعریف کی اور انہیں اعلیٰ مراتب پر فائز کیا۔ ان حقائق پر مشتمل چند واقعات درج ذیل ہیں۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے قائد اعظم کے بارے میں تعریفی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 11 ستمبر 1927ء کو شملہ میں الفنسٹن ہال میں نواب سر ذوالفقار علی خاں کی صدارت میں ایک لیکچر دیا جس میں منجملہ یہ بھی فرمایا:

’’جناح صاحب اس وقت سے مسلمانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں کہ محمد علی (جوہر) صاحب ابھی میدان میں نہ آئے تھے....... میں انکی خدمات کے باعث ان کو قابل عزت اور قابل ادب سمجھتا ہوں۔‘‘

(لیکچر شملہ بحوالہ انوارالعلوم جلد 10 صفحہ 18)

• حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے ایک مضمون رقم فرمودہ 8 دسمبر 1927ء میں فرمایا:

’’مسٹر جناح اور مولانا محمد علی سے پچھلے دنوں شملہ میں مجھے شناسائی ہو چکی ہے اور یونیٹی کانفرنس اور قانون حفاظت مذاہب کے متعلق گھنٹوں ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے میں مسٹر جناح کو ایک بہت زیرک، قابل اور مخلص خادمِ قوم سمجھتا ہوں اور ان سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی میرے نزدیک وہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اپنے ذاتی عروج کا اس قدر خیال نہیں جس قدر کہ قومی ترقی کا ہے۔‘‘

(ٹریکٹ مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت بحوالہ انوارالعلوم جلد 10 صفحہ 45)

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قائد اعظم سے ملاقاتیں

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب بعض اہم معاملات پر ہندوستان کے مشہور سیاسی زعماء سے تبادلہ خیالات کے لئے اگست، ستمبر 1927ء میں شملہ میں مقیم رہے۔ اسی دوران آپ کے قائد اعظم سے جو اس وقت اپنے نام سے پہچانے جاتے تھے درج ذیل ذاتی رابطے اور ملاقاتیں ہوئیں۔

• ناموس پیشوایان مذاہب کے تحفظ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو مسودہ قانون تجویز کیا تھا اس پر گفتگو کے لئے جو مشہور لیڈر گاہے بگاہے آپ کی فرودگاہ پر تشریف لائے اور گھنٹوں بیٹھ کر تبادلہ خیالات کیا ان میں محمد علی جناح بھی تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 612)

• اس دوران شملہ میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس ہوئی جس کے شریک لیڈروں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور جناب محمد علی جناح بھی شامل تھے اور ہر دو کانفرنس کے تینوں اجلاسوں میں شریک ہوئے۔ پہلے دو اجلاسوں میں حضرت صاحب نے خطاب فرمایا جبکہ تیسرا اجلاس قائد اعظم کی صدارت میں ہوا۔

• شملہ کانفرنس کا آخری اجلاس قائد اعظم کی صدارت میں ہوا اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جداگانہ انتخاب کے حق میں تقریر فرمائی۔

• حضرت خلیفۃ المسیح اور قائد اعظم کی پہلی One to One ملاقات: شملہ ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قائد اعظم کے ساتھ ایک One to One ملاقات ہوئی، اس کی چشم دید روایت ایک بزرگ کی زبانی یوں ہے۔

’’یہ موسم گرما 1927ء کا واقعہ ہے ستمبر کا مہینہ تھا تمام صوبوں کے لیڈر شملہ میں اکٹھے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے جداگانہ انتخاب کے حق میں تھی.... قائد اعظم اس وقت مشترکہ انتخاب کے حق میں تھے۔۔۔ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نے ان دنوں انتہائی کوشش کی کہ مسلمان مشترکہ انتخاب کے سراب نما خوشنما نظر یہ فریب میں نہ آجائیں چنانچہ آپ نے مختلف صوبوں کے لیڈروں کو ایک ایک کر کے اپنے ہاں مدعو کیا ہر ایک کے ساتھ فرداً فرداً تبادلہ خیال کر کے ان پر اپنا نقطہ نگاہ واضح کیا۔۔۔ مرحوم قائد اعظم اس وقت کانگریس کے ممبر اور مسٹر محمد علی جناح کہلاتے تھے آپ کو بھی کنگز لے (شملہ میں آپ کی رہائش گاہ) میں دعوت چائے دی گئی تھی میں اس وقت اس دعوت میں موجود تھا۔ آپ نے تبادلہ خیال کے آخر میں فرمایا۔ مرزا صاحب! میں نہیں مان سکتا کہ نصب العین ہمارا یہ ہو کہ ہندوستانی قوم بلند مقام تک جا پہنچے اور اس کا ذریعہ جداگانہ انتخاب ہو؟‘‘

(ہماری ہجرت اور قیام پاکستان از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صفحہ 15-16 ادارالتجلید لاہور)

گو بالآخر قائد اعظم نے اپنی رائے بدل لی اور جداگانہ انتخاب کے حامی ہو گئے۔

• 1946ء میں ہندوستان میں عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت میں درپیش مسائل ایک وقت میں اتنے گھمبیر ہو گئے کہ تحریک کی کامیابی بالکل مخدوش ہو گئی۔ اس مشکل وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح ستمبر 1 اکتوبر 46ء تین ہفتہ تک دہلی میں تشریف فرما رہے۔ اس دوران آپ نے 24 ستمبر کو قائد اعظم سے انتہائی مخلصانہ اور دوستانہ ماحول میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کی جس کی خبر اور رینٹ پریس کی طرف سے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 405)

3: حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی قائدِ اعظم سے خط و کتابت:

حضرت خلیفۃ المسیح نے کئی اہم مواقع پر قائدِ اعظم سے مراسلت کر کے مسائل کے حل میں خصوصی کردار ادا کیا۔

i۔ آپ نے قائد اعظم کے نام اپنے 16اکتوبر 1946ء کے ایک خط میں تحریر فرمایا

I did not perhaps inform you that the very day I met you , I sent a note to H.E. the Viceroy telling him that the Muslim League demands have the full support and sympathy of my community.

ترجمہ: میں شاید اس سے قبل آپ کو مطلع نہیں کر سکا کہ اسی روز جس دن میں نے آپ سے ملاقات کی تھی میں نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے کو ایک خط بھجوایا تھا جس میں میں نے انہیں یہ لکھا تھا کہ مسلم لیگ کے تمام مطالبات کو مجھے اور میری جماعت کا پورا تعاون اور حمایت حاصل ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 462-463)

ii۔ جب عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت کا معاملہ حل ہو گیا تو حضرت صاحب نے 27اکتوبر 1946ء کو قادیان سے قائد اعظم کو مبارکباد کا خط بھیجا جس میں تحریر فرمایا

The new allotment of portfolios has been announced, though their distribution is not equitable but I must congratulate you on your successful efforts...May Allah help you in your great task and lead you to the right

path. Amen

ترجمہ: قلمِ دانِ وزارت کی نئی تشکیل کا اعلان ہو چکا ہے۔ اگر چہ ان کی تقسیم منصفانہ اور معقول نہیں ہے تاہم میں آپ کو آپ کی کامیاب مساعی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی عظیم مساعی میں برکت ڈالے اور صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 463-464)

• فروری 1947ء تک صوبہ پنجاب کی پاکستان میں شمولیت مخدوش تھی کیونکہ وہاں یونینسٹ حکومت قائم تھی جس سے مسلم لیگی اکابر کے مذاکرات ناکام ہو چکے تھے۔ اس نازک وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی راہنمائی میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کوشش سے ملک خضر حیات نے دو مارچ کو مستعفی دیا اور مسلم لیگ کا راستہ صاف ہوا۔ یہ خبر اس وقت کئی اخبارات میں شائع ہوئی۔ اس بارے میں قائد اعظم کے نام حضرت صاحب کے ایک خط تحریر فرمودہ 2 مارچ 1947ء کا کچھ حصہ درج ذیل ہے۔

As I told you when we met at Delhi that at the proper time Sir Khizar Hayat Khan could be persuaded to join the league......Sir Muhammad (Zafarullah Khan) came yesterday and discussed the matter with me. Deliberating this, last night he had a long discussion with Malik Sahib and Qazlibash. They have agreed to resign......Now you have a great lever to get Muslim rights from your ooponents. Now only NWFP remains. I will try to study its situation. Hope you will get help from some other sources as well, but no more can be disclosed in a letter. May be we meet in Dehli in April.

Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah papers Vol I,)
((20 February - 2 June 1947 P161
Printed by Ministry of Culture, Govt of Pakistan, 1993
بحوالہ ماہنامہ خالد اگست 1997ء صفحہ 30)

ترجمہ: جیسا کہ میں نے دہلی میں آپ سے ملاقات کے دوران ذکر کیا تھا کہ مناسب وقت پر سر خضر حیات کو مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے گزشتہ روز اس معاملہ پر مجھ سے گفتگو کی اور پھر اس کی روشنی میں رات ملک صاحب اور قزلباش سے تفصیلی گفتگو کی۔ وہ مستعفی ہونے پر رضامند ہو گئے ہیں۔۔۔ اب مخالفین سے مسلمانوں کے حقوق حاصل کرنے کے لئے آپ کے ہاتھ ایک مضبوط ذریعہ آ گیا ہے۔ اب صرف صوبہ سرحد باقی رہتا ہے میں اس کی صورتحال کا جائزہ لینے کی کوشش کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں بھی بعض ذرائع سے آپ کو مدد مل سکتی ہے لیکن یہ بات خط میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ بہتر ہو گا کہ ہم اپریل میں دہلی میں ملاقات کر لیں۔

• پنجاب باؤنڈری کمیشن کی کاروائی کے ایک اہم مرحلہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنا ایک مکتوب مرقومہ 11 اگست 1947ء حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب کے ہاتھ قائد اعظم کو بھیجا جس میں مجملہ آپ نے تحریر فرمایا:

''بے شک آپ ستلج پر اصرار کریں لیکن یہ ساتھ ہی کہہ دیں کہ اگر ہمیں بیاس سے ورے دھکیلا گیا تو ہم نہ مانیں گے اور واقعی میں نہ مانیں تب کامیاب ہونگے ورنہ وہ بیاس سے بھی ورے دھکیل دیں گے ہم تو چاہتے ہیں کہ سارا پنجاب ہی تقسیم نہ ہو۔ تاہم تقسیم کو تسلیم کر لیں تو محفوظ موقف ہمارا بیاس ہے ستلج نہیں۔''

(تاریخ احمدیت جلد 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 479)

## حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی قائدِاعظم کی عملی مدد

تحریکِ پاکستان کے ہر اہم موڑ پر حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے اپنی خداداد فراست سے قائدِاعظم کو عملی مدد بہم پہنچائی۔ ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں:

• جناح لیگ اور شفیع لیگ میں الحاق کی کامیاب جماعتی کوشش:

سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے مسئلہ پر مسلم لیگ دو حصوں میں بٹ گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نگاہ میں جناب محمد علی جناح صاحب کی سیاسی خدمات کی بہت قدر و منزلت تھی اس لئے آپ دل سے چاہتے تھے کہ دونوں دھڑوں میں مفاہمت ہو جائے۔

چنانچہ آپ نے جناب محمد علی جناح اور شفیع لیگ کے سیکریٹری ڈاکٹر سر محمد اقبال کو خطوط لکھے جن کا ذکر ہر دو اصحاب نے بعض مجالس میں کیا اور مصالحت کی امید پیدا ہو گئی۔ مارچ 1929ء میں جناب محمد علی جناح اور سر محمد شفیع کی ملاقات ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے ناظر امور خارجہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی شریک ہوئے۔ دونوں لیڈر اتحاد پر آمادہ ہو گئے اور آخر مارچ میں مسلم لیگ کا اجلاس دہلی میں قرار پایا۔ اس اجلاس میں شرکت کی دعوت حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو بھی دی گئی۔ اس اجلاس کے بعد بھی حضرت مفتی صاحب نے اپنی کوششیں جاری رکھیں جو بالآخر رنگ لائیں اور فروری 1930ء میں دہلی میں دونوں مسلم لیگیں ایک ہو گئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 129-130)

• قائد اعظم کی وطن واپسی کے لئے کامیاب جماعتی کوشش:

قائد اعظم نے پہلی گول میز کانفرنس کے بعد اصلاح احوال سے سخت مایوس ہو کر ہندوستان چھوڑ کر لندن میں مستقل قیام کر لیا اور وہیں پریکٹس شروع کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح قائد اعظم کی صلاحیتوں سے واقف تھے اور دلی طور پر چاہتے تھے کہ وہ واپس آ کر مسلمانانِ ہند کی قیادت کریں۔ چنانچہ جب 12 مارچ 1933ء کو حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے جماعت کے لندن مشن کا چارج سنبھالا تو آپ نے ان کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ قائد اعظم سے ملاقات کر کے انہیں ہندوستان واپس آنے کی ترغیب دیں۔

حضرت عبدالرحیم درد صاحب مارچ 1933ء میں لندن میں قائد اعظم کے دفتر واقع King's Bench Walk میں ان سے ملے جس کا حال ان کے اپنے الفاظ میں یوں ہے:

''میں نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں ہندوستان واپس آ کر سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا۔ مسٹر جناح سے میری یہ ملاقات تین چار گھنٹے تک جاری رہی میں نے انہیں آمادہ کر لیا کہ اگر اس آڑے وقت میں جب کہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والا اور کوئی نہیں ہے انہوں نے ان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی کوشش نہ کی تو اس قسم کی علیحدگی قوم کے ساتھ بے وفائی کے مترادف ہو گی چنانچہ اس تفصیلی گفتگو کے بعد آپ مسجد احمدیہ لندن تشریف لائے اور وہاں باقاعدہ ایک تقریر کی۔''

(الفضل یکم جنوری 1955ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 6 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 103)

اس تقریر کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خاں اور ان کی بیگم بھی جولائی 1933ء میں لندن میں قائد اعظم سے ملے اور ان سے ہندوستان واپس آنے کی درخواست کی۔ چند ماہ بعد قائد اعظم واپس آ گئے۔ بزرگ صحافی اور تحریک پاکستان کے ممتاز لیڈر جناب میاں محمد شفیع (میم شین) نے اس بارے میں لکھا (ترجمہ از انگریزی)

''انہوں نے ہندوستانی سیاست سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کر لیا اور علامتی طور پر قریباً ہمیشہ کے لئے لندن میں بود و باش اختیار کر لی۔ یہ جناب لیاقت علی خاں اور لندن مسجد کے امام مولانا عبدالرحیم درد تھے جنہوں نے جناح صاحب کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آ کر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔ جناح صاحب 1934ء میں ہندوستان واپس آ گئے۔''

(اخبار پاکستان ٹائمز لاہور قائد اعظم ایڈیشن 11 ستمبر 1981ء بحوالہ تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 5)

نامور محقق جناب زاہد حسین انجم صاحب نے 1991ء میں انسائیکلو پیڈیا قائد اعظم شائع کیا تو اس میں زیرعنوان درد عبدالرحیم احمدیہ مسجد لندن کے امام۔ قائد اعظم سے اس ملاقات اور اس کے نتیجہ میں ان کے بیت الفضل لندن میں تقریر کا ذکر کیا ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا قائد اعظم از زاہد حسین انجم صفحہ 309 مطبوعہ مقبول اکیڈمی لاہور 1991ء بحوالہ ماہنامہ خالد ربوہ اگست 1997ء صفحہ 21)

• 1945ء کے انتخابات میں آپ نے جماعت کو مسلم لیگ کی حمایت کی تلقین فرمائی۔ اس کی کچھ اور تفصیل آگے آئے گی۔

ان کے علاوہ درج ذیل معاملات میں مدد کا ذکر آپ کی قائدِاعظم سے خط و کتابت کے ذیل میں ہو چکا ہے:

1946ء میں ہندوستان کی عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت۔

فروری 1947ء میں پنجاب کی یونینسٹ حکومت کا استعفیٰ۔

۔ پنجاب باؤنڈری کمیشن

## قائداعظم کی جماعت کی بیت الفضل لندن میں تقریر

مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی قائداعظم سے ملاقات کے نتیجہ میں انہوں نے سیاست میں دوبارہ حصہ لینے کا جو فیصلہ کیا تھا اس کا پہلا اظہار اس تقریب میں شرکت تھی جو عید الاضحٰی کے موقع پر 6 اپریل 1933ء کو بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئی۔ یہ ایک بڑی تقریب تھی اور اس میں دو سو کے قریب شخصیات مدعو تھیں جن میں مسٹر پیتھک لارنس، سر ایڈورڈ میکلیگن، پروفیسر ایچ اے آر گب اور سر ڈینی سن راس شامل تھے جبکہ صدارت Sir Stewart Sandaman نے کی۔

انسائیکلو پیڈیا قائدِاعظم کے مصنف نے اس تقریب کے ذکر میں لکھا:

قائداعظم نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا:

'The eloquent persuasion of the Imam left me no escape'

ترجمہ: امام صاحب کی فصیح و بلیغ ترغیب نے میرے لئے بچنے کی کوئی راہ نہیں چھوڑی۔

(انسائیکلو پیڈیا قائدِاعظم از زاہد حسین انجم صفحہ 780، مقبول اکیڈمی، انار کلی، لاہور، 1991ء)

قائداعظم کی یہ تقریر جس کا موضوع تھا

Future of the India

برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا مرکز بنی اور چوٹی کے اخبارات میں اس کی اشاعت ہوئی۔ سنڈے ٹائمز لندن نے لکھا:

'There was also a large gathering in the grounds of the mosque in the Melrose Road,Wimbledon, where Mr. Jinnah, the famous Indian Muslim spoke on India's future.

(Sunday Times, London 9th April 1933 بحوالہ ہماری ہجرت اور قیام پاکستان از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ دارالتجلید لاہور)

ترجمہ: میلروز روڈ ویمبلڈن پر واقع مسجد کے احاطہ میں ایک بڑے مجمع سے مشہور ہندوستانی مسلمان مسٹر جناح نے ہندوستان کے مستقبل کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے علاوہ درج ذیل اخبارات نے اس تقریب کی خبریں شائع کیں

The Evening Standard, London 733/4/,

Hindu, Madras 733/4/,

The Madras Mail, Madras 733/4/,

Pioneer, Alahabad,

The Statesman, Calcutta 833/4/,

The Civil & Military Gazette, Lahore 833/4/,

Egyptian Gazette, Alexenderia,

West Africa, London, 1533/4/

The Near East and India اور رسالہ

6: قائداعظم کی احمدیوں کے مسلم لیگ کا ممبر بن سکنے کی حمایت:

بعض مولویوں نے 1944ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں کوشش کی تھی کہ یہ قانون بن جائے کہ کوئی احمدی مسلم لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ کافی حمایت بھی حاصل کر لی گئی تھی لیکن خود قائداعظم نے مداخلت کر کے یہ قرارداد واپس لینے پر آمادہ کر لیا۔

(نوائے وقت 10 اکتوبر 1953ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ جلد دوم مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صفحہ 134)

قائدِاعظم کی اصولی بنیاد پر احمدیوں کی اس حمایت کا ذکر اور اس پر ناراضگی کا اظہار کئی جگہ ملتا ہے۔ مثلاً

i- آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لاہور 1944ء میں مولوی عبدالحامد بدایونی نے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے یہ لوگ باتفاق علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن مسٹر جناح نے اپنے آمرانہ اقتدار سے اس قرارداد کو پیش نہیں ہونے دیا۔

(مسلم لیگ کے شاندار اسلامی کارنامے صفحہ 4 مرتبہ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

ii- مرزا محمود احمد اور اس کی پراپیگنڈہ ایجنسی نے مسٹر جناح سے خط و کتابت کی آخر مسٹر جناح نے مرزائیوں کو مسلم لیگ میں شامل کر لیا۔ 1944ء کے ایک اجلاس میں اس کے خلاف ایک قرارداد پیش ہوئی تو مسٹر جناح نے اس پر بحث کی اجازت نہ دی۔''

(احرار کا کتابچہ 'مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی' صفحہ 1819- اکتوبر 1946ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 366-367)

iii- قادیانیوں کے اخراج کے متعلق جو تجویز پیش ہونے والی تھی اسے بھی مسٹر جناح نے پیش ہونے سے روک دیا۔

(اخبار مدینہ بجنور 5 اگست 1944ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد صفحہ 588)

## قائداعظم کا حضرت خلیفۃ المسیح کے خط کو پریس میں جاری کرنا

انگریز حکومت نے 19 ستمبر 1945ء کو ملک میں انتخابات کروانے کا اعلان کیا اس حوالے سے قائداعظم نے مسلمانانِ ہند کے نام یہ پیغام دیا کہ

''موجودہ حالات میں انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے انتخابات ہمارے لئے ایک آزمائش کی صورت رکھتے ہیں۔''

(اخبار انقلاب لاہور 18 اکتوبر 1945ء بحوالہ تاریخ احمدیت از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 345)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کو ان انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کی ہدایت کی۔ اس حمایت کی اہمیت کے پیش نظر قائداعظم نے اس خط و کتابت کو از خود پریس کو جاری کر دیا جو ناظر صاحب امور خارجہ قادیان نے ان کے ملاحظہ کے لئے بھجوائی تھے اور جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک احمدی کو یہ ہدایت درج تھی کہ

''آپ کو موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہئے اور ان سے تعاون کے تمام ممکنہ ذریعوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔''

یہ خط و کتابت انگریزی اخبار ڈان دہلی میں 8 اکتوبر 1945ء کو دہرے عنوان کے تحت یوں شائع ہوئی۔

AHMADIYA COMMUNITY TO SUPPORT MUSLIM LEAGUE

Qadian Leader's Guaidance.

Quetta, Oct 7 - Mr. M . A. Jinnah has released the following correspondance to the press.

ترجمہ: جماعت احمدیہ مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔ امام جماعت احمدیہ قادیان کی ہدایت

کوئٹہ 7 اکتوبر۔ جناب محمد علی جناح نے درج ذیل خط و کتابت پریس کو بھجوائی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 356-357)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک مضمون کے ذریعہ بھی احمدیوں کو مسلم لیگ کی تائید کی ان الفاظ میں تلقین فرمائی۔

''آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوفِ تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔''

(الفضل قادیان 22 اکتوبر 1945ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 351)

## قائداعظم کا حضرت امام جماعت احمدیہ کو دعا اور مدد کا پیغام اور آپ کا مثبت ردِعمل

قدیم مسلم لیگی اور قائداعظم کے ساتھی سردار شوکت حیات کی کتاب The Nation that lost its soul 1995ء میں شائع ہوئی اور پہلی بار یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان انتخابات میں قائداعظم نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو دعا کی درخواست اور امداد کے لئے پیغام بھجوایا تھا۔ سردار صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں:

I travelled day and night making six to seven speeches a day and thus

carrying on the Muslim League's flag, during the elections. I used to send a copy of my program to Quaid-i-Azam. One day I got a message from Quaid e Azam saying, 'Shaukat, I believe you are going to Batala, which I understand is about five miles from Qadian, please go there and meet Hazrat Sahib and request him on my behalf for his blessings and support for Pakistan's cause.

After the meeting that night at about twelve mid night, I reached Qadian, when I got there Hazrat Sahib had retired. I sent him a message that I had brought a request from Quaid-e-Azam. He came down immediately and enquired what were Quaid's orders. I conveyed him Quaid's message to pray for and also support Pakistan. He replied please convey to the Quaid-e-Azam that we have been praying for Mission from the very beginning. Where the help of his followers concerned, no Ahmadi will stand against a muslim leaguer and someone disobays my advice the community would not support him.'

(The Nation that Lost its Soul by Sardar Shoukat Hayat, P 147, Jang Publishers, Lahore Dec 1995)

ترجمہ: الیکشن کے دوران میں مسلم لیگ کا جھنڈا تھامے رات دن سفر کرتا اور ہر روز چھ سات تقریریں کرتا تھا۔ میں اپنے پروگرام سے قائد اعظم کو مطلع رکھتا تھا۔ ایک دن مجھے قائد کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ ”شوکت! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بٹالہ جا رہے ہو جو میرے خیال میں قادیان سے پانچ میل دور ہے۔ برائے مہربانی وہاں جاؤ اور حضرت صاحب سے مل کر میری طرف سے انہیں پاکستان کے مقصد کے لئے دعا اور مدد کی درخواست کرو۔

اس رات جلسہ کے بعد، نصف شب بارہ بجے کے قریب میں قادیان پہنچا۔ میرے پہنچنے تک حضرت صاحب آرام کے لئے جا چکے تھے۔ میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ میں ان کے لئے قائد اعظم کی ایک درخواست لے کر آیا ہوں۔ فوراً اٹھ آئے اور مجھ سے پوچھا کہ کیا پیغام ہے؟ میں نے انہیں قائد اعظم کا پیغام پہنچایا کہ پاکستان کے لئے دعا اور مدد کریں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ قائد اعظم کو بتا دیں کہ ہم پاکستان کے لئے ابتداء سے ہی دعا کر رہے ہیں، اور جہاں تک ان کے پیروکاروں کا تعلق ہے تو کوئی احمدی کسی مسلم لیگی امیدوار کا مقابلہ نہیں کرے گا اور اگر کہیں ایسا ہوا تو جماعت اس کی حمایت نہیں کرے گی۔“

(The Nation that lost its soul by Sardar Shoukat
بحوالہ رسالہ Hayat P147 Jang Publishers, Lahore Dec 1995
خالد ربوہ اگست 1997ء صفحہ 25)

## قائد اعظم کا جماعتی خدمات پر اظہار تشکر

• 1946ء کے آخر میں بہار میں فسادات میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا اور بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے مظلوم مسلمانانِ بہار کے ریلیف فنڈ کے لئے قائد اعظم کی خدمت میں پندرہ ہزار روپے کی پہلی قسط بھجوائی۔ قائد اعظم نے جواباً لکھا۔

”نیو دہلی 23 نومبر بنام ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان۔۔۔آپ کا خط اور چیک مل گیا ہے آپ کی امداد کے لئے بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔جناح۔“

(الفضل 28 نومبر 1946ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 771)

• اوائل 1947ء میں سرخضر حیات کے استعفٰی کا معاملہ بہت اہم تھا اور یہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی راہنمائی میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوشش سے حل ہوا۔ قائد اعظم اس کے معترف تھے۔ چنانچہ واقعہ کے کچھ عرصہ بعد جماعت کے ناظر امور خارجہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب قائد اعظم سے ملے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کا بہت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ نے نہایت آڑے وقت ہماری مدد کی نیز کہا I can never forget it میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔

(قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ از مولانا جلال الدین شمس صفحہ 50 تقریر 28 دسمبر 1949ء)

## قائد اعظم کا ایک احمدی کی تعریف اور اعلیٰ ذمہ داریاں تفویض کرنا

چوہدری محمد ظفر اللہ خان اپنی خداداد صلاحیتوں کے باعث برصغیر کی سیاست میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ قائدِ اعظم کی مردم شناس نگاہ سے یہ امر پوشیدہ نہ تھا۔ اسی لئے آپ ان کے مداح رہے مثلاً 1939ء میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

”میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کو ہدیہ تبرک پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مسلمان ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ گویا اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔“

(ہماری قومی جدوجہد از ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی صفحہ 218 مطبوعہ سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، 1995ء)

اسی سبب جولائی 1947ء سے ستمبر 1948ء تک کے پندرہ مہینوں میں قائد اعظم نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو یکے بعد دیگرے چار اہم ترین ذمہ داریاں تفویض فرمائیں اور ان میں مکرم چودھری صاحب کی اعلیٰ کارکردگی کی کھلے دل سے تعریف کی۔

• پنجاب باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کی نمائندگی:

جولائی 1947ء میں پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے بھی پہلے پنجاب باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا کیس لڑنے کے لئے قائد اعظم کی نگاہِ انتخاب ظفر اللہ خاں صاحب پر پڑی۔ اس تقرری کے بارے میں مشہور صحافی م ش صاحب نے لکھا:

”قائد اعظم نے چوہدری سر ظفر اللہ خاں کو مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے نامزد کیا تا کہ وہ پارٹیشن کمیٹی (باؤنڈری کمیشن) کے سامنے پیش ہوں۔۔۔قائد اعظم معمولی انسان نہیں تھے وہ تاثرات کی بناء پر لوگوں کے متعلق رائے قائم کرنے کے عادی نہ تھے بلکہ وہ تجربہ کی کسوٹی پر لوگوں کو پرکھا کرتے تھے انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد ظفر اللہ خاں کو مسلم لیگ کی نمائندگی کے لئے نامزد کیا تھا۔“

(نوائے وقت لاہور میگزین 6 مارچ 1992ء بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصر اللہ خاں صفحہ 106)

کمیشن میں آپ کی کارکردگی پر قائد اعظم کے خراج تحسین کا حال معروف صحافی منیر احمد منیر صاحب نے یوں بیان کیا:

”قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خاں کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اور جب چوہدری ظفر اللہ خاں یہ کیس پیش کر چکے تو قائد اعظم نے انہیں شام کے کھانے کی دعوت دی اور انہیں معانقہ کا شرف بخشا جو قائد اعظم کی طرف سے کرہ ارض پر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا۔ معانقہ کرنے کے بعد قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خاں سے کہا میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا ممنون ہوں کہ جو کام تمہارے سپرد کیا گیا تھا تم نے اسے اعلیٰ قابلیت اور نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔“

(کالم مطبوعہ روزنامہ خبریں لاہور مورخہ 7 جون 2003ء بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصر اللہ خاں راجا صفحہ 143)

• اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے وفد کی سربراہی:

پاکستان بنتے ہی اقوام متحدہ میں نمائندگی دلوانے اور دیگر زیر بحث معاملات میں پاکستان کی آواز بلند کرنے کے لئے پہلے پاکستانی وفد کی سربراہی کے لئے قائد اعظم نے ظفر اللہ خان صاحب کو مقرر فرمایا۔ آپ کی اعلیٰ کارکردگی کے بارے میں امریکہ میں اس وقت کے پاکستانی سفیر حسن اصفہانی صاحب نے قائد اعظم کے نام اپنے خط مورخہ 4 اکتوبر 1947ء میں لکھا۔

ترجمہ: ”اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد نے توقع سے بڑھ کر

کارکردگی دکھائی ہے فلسطین کے مسئلہ پر ظفر اللہ خاں نے جو تقریر کی وہ اقوام متحدہ میں اس مسئلہ پر ہونے والی بہترین تقریروں میں سے ایک ہے۔۔۔یہ کسی قسم کی تعلّی نہیں ہے کہ ہم نے واقعی عمدہ تاثر پیدا کیا ہے پاکستان نے اپنا آپ منوا لیا ہے۔‘‘

(Quaid-I-Azam Mohammad Ali Jinnah Papers, Vol VI, (1st Oct - 31 Dec 1947. P 101 )

(بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصراللہ راجا صفحہ 161)

اسی تعلق میں میں قائد اعظم نے حسن اصفہانی صاحب کے نام اپنے خط مورخہ 11 ستمبر 1947ء میں لکھا:

’’ظفر اللہ (نیویارک سے) واپس پہنچ گئے ہیں اور میری ان سے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ واقعی انہوں نے اپنا کام عمدگی سے انجام دیا ہے۔‘‘

Quaid-i-Azam Mohammad Ali JInnah Paper, Vol) VI, (1 Oct-31Dec1947) P 403, Ministry of Culture, 2001 بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصراللہ راجا صفحہ 162)

• وزیر خارجہ پاکستان کی حیثیت سے تقرری:

ابھی اقوام متحدہ کا اجلاس جاری تھا کہ قائد اعظم نے ظفر اللہ خاں صاحب کو واپس بلوا بھیجا اور 22 اکتوبر 1947ء کو حسن اصفہانی صاحب کو لکھا:

’’جہاں تک ظفر اللہ خاں کا تعلق ہے تو ہم نہیں چاہتے کہ جب تک وہاں (اقوام متحدہ) پر ان کا قیام ضروری ہے وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ کر آجائیں۔۔۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قابل لوگوں خاص طور پر ان جیسی اعلیٰ صلاحیت کے اشخاص کی بہت کمی ہے اس لئے جب بھی ہمیں مختلف مسائل سے واسطہ پڑتا ہے تو ان کے حل کے لئے لامحالہ ہماری نظریں ان کی طرف اٹھتی ہیں۔‘‘

Quaid-I-Azma Mohammad Ali Jinnah Papers, Vol VI,) Page165, Published by Ministry of Culture Division, Govt of Pakistan, Islamabad 2001 بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصراللہ راجا صفحہ 232-233)

’’اقوام متحدہ سے وفد کی واپسی پر آپ کو حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا آپ اس عہدے پر سات سال تک فائز رہے۔‘‘

(نوائے وقت لاہور 3 ستمبر 1985ء)

یہ تقرری قائد اعظم کے یوم پیدائش یعنی 1947ء کے 25 دسمبر کو ہوئی۔ قائد اعظم کے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پر اس اعتماد اور بھروسہ کے مجموعی ذکر پر مشتمل دو تحریریں درج ذیل ہیں:

اخبار ’’نوائے وقت‘‘ لاہور نے جو اس تحریر کے وقت مسلم لیگ کا ترجمان شمار ہوتا تھا، قائد اعظم کی زندگی میں اپنے اداریہ میں لکھا:

’’جب قائد اعظم نے یہ چاہا کہ آپ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفر اللہ خاں نے فوراً یہ خدمات انجام دینے کی حامی بھر لی۔۔۔اور اسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائد اعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو۔این۔او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں میں شامل ہو چکا تھا آپ نے ملک و ملت کی شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائد اعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائد اعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا۔‘‘

(نوائے وقت لاہور 24 اگست 1948ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 9 از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 578-579)

معروف صحافی منیر احمد منیر نے اپنے کالم ’’جگ ورت‘‘ میں لکھا:

’’ان کی تعریفیں تو وہ ہستی کرتی رہی جسے دنیا بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کے مبارک القاب اور نام سے جانتی ہے سچائی جن کی پہچان تھی جنہوں نے کسی کا دل رکھنے کے لئے مصلحتاً بھی جھوٹ نہ بولا ۔۔۔قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خاں کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔۔۔قیام پاکستان کے بعد۔۔۔قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خاں کو پاکستان کی نمائندگی کے لئے یو۔این۔او میں بھیجا تھا جب قائد اعظم نے امریکہ میں پاکستانی سفیر حسن اصفہانی کو لکھا کہ ظفر اللہ کو واپس بھیج دیں تو اصفہانی صاحب نے پس و پیش کی اس پر 22 اکتوبر 1947ء کو اصفہانی کے نام اپنے خط میں یہ جملہ قائد اعظم نے ہی ظفر اللہ خاں کے لئے لکھا تھا۔۔۔یہاں ہمارے پاس اہل خاص طور پر ان جیسے مقام (Calibure) کے حامل افراد کی کمی ہے۔۔۔یہی وجہ ہے کہ مختلف مسائل کے حل کے لئے ہماری نگاہیں بار بار ان کی طرف اٹھتی ہیں...ظفر اللہ خاں کو پاکستان کا وزیر خارجہ بھی قائد اعظم نے ہی مقرر کیا تھا۔ قیام پاکستان سے کوئی ۱۲ برس قبل سنٹرل لجیسلیٹو آسمبلی کے بھرے اجلاس میں یہ جملہ بھی قائد اعظم نے ہی ادا کیا تھا ’ظفر اللہ خاں میرا سیاسی بیٹا ہے۔‘‘

(کالم مطبوعہ روزنامہ خبریں مورخہ 7 جون 2003ء بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصراللہ راجا صفحہ 249-259)

• قائد اعظم کے آخری دستخط از فرخ امین (قائد اعظم کے سیکریٹری):

قائد اعظم کے سکریٹری فرخ امین صاحب نے بیان کیا کہ

’’بیماری کے پورے زمانے میں قائد اعظم نے اس وقت تک سرکاری کاموں کا سلسلہ جاری رکھا جب تک ان میں ذرا بھی سکت باقی تھی۔۔۔مجھے وہ دن ہمیشہ یاد رہے گا جب انہوں نے یو۔این۔او میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر محمد ظفر اللہ خاں کو پورے اختیارات دینے کے لئے آخری سرکاری دستخط کئے۔‘‘

(زندہ قائد اعظم از منظور حسین عباسی صفحہ 34 مطبوعہ مکتبہ شاہکار لاہور بحوالہ تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصراللہ راجا 251-252)

یہ یو این میں پاکستان کا دوسرا وفد تھا۔

## قائد اعظم کی وفات پر جماعتی ردّ عمل

قائدِ اعظم کی وفات ایک سانحہ تھا۔جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ اور جماعت کے دیگر اکابرین نے اپنے دلی غم کا اظہار کیا۔

• چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب آپ کے قریبی اور قابلِ اعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ آپ ایک غیر از جماعت امام کے پیچھے قائد کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ اور اس علم کے باوجود کہ آپ کا نمایاں طور پر ایسا نہ کرنا ایک نئے اعتراض کو جنم دے گا۔محبت کا یہی تعلق آپ کو کشاں کشاں جنازہ کے اس اجتماع میں لے گیا۔آپ کا یہ طرزِ عمل بہادری سے اصولوں پر ڈٹے رہنے کی ایک اعلیٰ مثال تھا۔اور عالمِ بالا میں میں اصول پسند قائدِ اعظم بھی اس پر اظہارِ پسندیدگی کئے بغیر نہ رہے ہوں گے۔ اس موقع کی پریس میں چھپنے والی وہ تصویر جس میں آپ اکیلے غم و اندوہ کی تصویر بنے بیٹھے تھے اس موقع پر آپ کے دلی جذبات کی آئینہ دار تھی۔

• تاہم اس حادثہ پر اصل جماعتی اظہار وہ تعزیتی پیغام تھا جو حضرت مصلح موعود نے جناب لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کے نام بذریعہ تار ارسال فرمایا اور جس کا درج ذیل متن اگلے دن کے اخبار الفضل میں صفحہ اول پر جلی حروف میں شائع ہوا۔

’’میں پاکستان کے تمام احمدیوں کی طرف سے قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ نقصان اکیلے پاکستان کا ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کا مشترکہ نقصان ہے کیونکہ اس انتہائی نازک دور میں قدرتی طور پر تمام عالم اسلام کی نگاہیں امداد کے لئے پاکستان اور قائداعظم کی عظیم شخصیت کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ خدا تعالیٰ قائد اعظم کے کام میں برکت ڈالے اور پاکستان اور تمام باشندگان پاکستان پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ بڑے لوگ اپنے کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر سچا پاکستانی اپنی رہنمائی کے لئے آپ کے اصولوں کو پیش نظر رکھے گا۔ اور ذاتی خواہشات اور ذاتی مفاد سے بالا ہو کر اپنی زندگی کو از سر نو (دین) اور (مومنوں) کی خدمت کے لئے وقف کر دے گا۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کے احمدی پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ اور اپنی طرف سے اس کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہ کرینگے۔ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ رتن باغ لاہور۔‘‘

(روزنامہ الفضل لاہور مورخہ 12 ستمبر 1948)

• وفات کے تیسرے دن روزنامہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح کے بھائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تحریر فرمودہ ایک مضمون بعنوان ’قائد اعظم محمد علی جناح‘ شائع ہوا جس کے چند جملے درج ذیل ہیں۔

’’گو قائد اعظم کا جسد خاکی سپرد خاک ہو کر اپنے دنیوی دور زندگی کو ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے مگر ان کی روح اپنے اچھے اور شاندار

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعمال کے ساتھ زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔۔۔قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں مگر ان کا جو کام سب سے زیادہ نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعہ مسلمانان ہندوستان سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔۔۔

مسلمانوں کے سیاسی اتحاد اور پاکستان کے وجود کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا وصف ان کا عزم و استقلال تھا۔۔۔(وہ) ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور مسلمانوں کی کشتی کو نہایت عزم اور استقلال کے ساتھ چلاتے اور اردگرد کی چٹانوں سے بچاتے ہوئے منزل مقصود پر لے آئے۔۔۔

قائد اعظم محمد علی جناح کا تیسرا نمایاں وصف ہر قسم کی پارٹی بندی سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ انصاف پر قائم رہنا تھا۔۔۔ان کے لئے صرف یہی ایک معیار قابل لحاظ تھا کہ ایک شخص کام کا اہل ہو اور یہ وہی زریں معیار ہے جس کی طرف قرآن شریف نے۔۔۔توجہ دلائی ہے۔۔۔قائداعظم محمد علی جناح کی یہی بہترین یادگار ہوسکتی ہے کہ ان کے نیک اوصاف کو زندہ رکھا جائے۔‘‘

(اخبار الفضل لاہور 14 ستمبر 1948ء)

iv۔ دسویں دن روزنامہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کا تحریر فرمودہ ایک مضمون بعنوان’’ (مومنین) پاکستان کے تازہ مصائب‘‘شائع ہوا جس سے چند روشن جملے بطور حرف آخر درج ذیل ہیں۔

’’میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر جناح کی وفات کے بعد اگر وہ (مومن) جو واقعہ میں ان سے محبت رکھتے تھے اور ان کے کام کی قدر پہچانتے تھے سچے دل سے یہ عہد کر لیں کہ جو منزل پاکستان کی انہوں نے تجویز کی تھی وہ اس سے بھی آگے اسے لے جانے کی کوشش کریں گے اور اس عہد کے ساتھ ساتھ وہ پوری تندہی سے اس کو نباہنے کی کوشش بھی کریں تو یقیناً پاکستان روز بروز ترقی کرتا چلا جائے گا اور دنیا کی مضبوط ترین طاقتوں میں سے ہو جائے گا۔‘‘

(اخبار الفضل لاہور 21 ستمبر 1948ء بحوالہ انوار العلوم جلد 20 صفحہ 555)

غرضیکہ مذکورہ بالا گیارہ پہلوؤں سے یہ جائزہ اس حقیقت کو پورے طور سے واضح کر دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ اور قائد اعظم کے درمیان ہمیشہ انتہائی مخلصانہ دوستانہ تعلقات رہے۔اکابرینِ جماعت اور افرادِ جماعت نے ہر اہم موقع پر قیام پاکستان اور استحکام پاکستان کے لئے بے لوث خدمات انجام دیں اور قائد اعظم نے ان کو برملا سراہا۔

## آج کی دعا
## پریشانی کے وقت کی عاجزانہ دعا

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

(جامع ترمذی أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ باب منه حدیث:3524)

ترجمہ:اے حی و قیوم خدا! مَیں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔

یہ ہمارے سید و مولیٰ، آقائے دو جہاں، خاتم الانبیاء، خیر البشر، رحمۃ للعالمین، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی پریشانی کے وقت کی عاجزانہ دعا ہے۔مصیبت، بے چینی و بے قراری کے وقت یہ دعا اکسیر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر ایک دعا سکھائی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی ہوتی تھی تو یہ دعا کرتے تھے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔

اے حی و قیوم خدا مَیں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات۔ باب منہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس دعا کو بہت پڑھا کرو۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ:545)

مرسلہ:مریم رحمٰن

## چھوٹی مگر سبق آموز بات

### وطن اور اہلِ وطن سے محبت

بانی أسلام ﷺ نے حلف الفضول کے معاہدہ میں شرکت اہلِ وطن کی محبت میں کی تا کہ اہلِ وطن کو ظالم لوگوں کے ظلم سے بچا سکیں، اس معاہدے میں شمولیّت سے آپ ﷺ بہت خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ نے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيمَانِ فرما کر وطن سے محبت کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔

مرسلہ : بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

| 25 دسمبر 2021ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 05:34 | 17:46 |
| مدینہ منورہ | 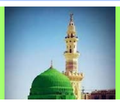 | 05:40 | 17:41 |
| قادیان | | 05:59 | 17:31 |
| ربوہ | | 05:39 | 17:11 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 06:37 | 16:00 |